REGD-E-P-NO 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ۔ فی پرچہ ۲ / ۰

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۲۸ ہجرت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ ۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۴

اقلیتوں کے جذبات کا احترام

اخبار ریاست دہلی رقمطراز ہے:-

"چند روز ہوئے حیدر آباد دکن کی جمعیتہ العلماء نے پنڈت جواہر لال نہرو سے درخواست کی تھی۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان کی پسماندہ اقوام (یعنی ہریجنوں بھنگیوں اور چماروں) میں شمار کیا جائے۔ اور اب الہ آباد میں ایک مسیحی کانفرنس ہوئی جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کے عیسائیوں کو بھی پسماندہ اقوام میں شمار کیا جائے اور ہندوستان کی اقلیتوں کے لئے ایک حفاظتی بورڈ قائم ہو اور یہ بورڈ اس وقت تک قائم رہے جب تک ہندوستان کی پبلک میں سیکولر سپرٹ پیدا نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں ہندو مہاسبھا کا شدھی کے نام پر عیسائیوں کو ختم کرنے کی مہم جاری کرنا عیسائیوں کے دلوں میں خوف پیدا کرنے کا باعث ہے۔

ہندوستان کی اقلیتوں کے دلوں میں ان کے محفوظ نہ ہونے کے شبہات پیدا ہونا ہمارے لئے انتہائی ندامت کا باعث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا سیکولر ملک اور سیکولر حکومت کا دعوےٰ قطعی بے معنی ہے۔"

(بحوالہ ریاست ۱۸ جنوری ۱۹۵۴ء)

جہاں تک ملک کے دستور کا سوال ہے۔ وہ اقلیت اور اکثریت کے حقوق دینے میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ لیکن افسوس ہے۔ جب اس دستور کو عملی صورت دی جاتی ہے تو حکومت کی مشینری کا ہر پرزہ معیاری ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ مختلف [illegible] ذہنوں میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ بسا اوقات اقلیتوں کے حقوق پورے طور پر محفوظ ہونے مشکل ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ایک قسم کی بداعتمادی اور بدگمانی ارباب نظم و نسق کے متعلق پیدا ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کا باوجود اعلیٰ قسم کی جاتیوں میں سے ہوتے کے اپنے آپ کو بھنگیوں یا چماروں میں داخل کرنے کے لئے تیار ہو جانا اور اپنی قومی اور نسلی غیرت کو پس پشت ڈالنا اس بے اعتمادی کا آئینہ دار ہے جو بدقسمتی کے ساتھ ان کے دلوں میں جاگزیں ہے۔

اس قسم کا ایک واقعہ گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مذہبی مرکز ہے۔ اس کی چپہ چپہ زمین احمدیوں کے نقطہ نگاہ سے بابرکت اور پُر تقدیس ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے اس قصبہ کی اکثر آبادی احمدی تھی۔ اور ہر قسم کا نظم و نسق کاروبار اور انتظام احمدیہ جماعت کے افراد کے ہاتھوں میں تھا۔ تقسیم ملک پر بہت سے احمدیوں کو بحالت مجبوری یہاں سے نکلنا پڑا۔ اور اب صرف چند سو احمدی قادیان میں مقیم ہیں۔ کیونکہ اس شہر میں احمدیہ جماعت کی بہت سی مقدس مساجد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس مکانات مزار اور یادگاریں وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اس لئے احمدیہ جماعت کی طرف سے افسران بالا کو یہ درخواست دی گئی کہ قادیان اور احمدیہ جماعت کے مخصوص حالات کے پیش نظر آئندہ میونسپل کمیٹی میں کم از کم ایک نمائندہ احمدیہ جماعت کا نامزد کیا جائے تاکہ میونسپلٹی میں جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ بھی سامنے آتا رہے۔ اور اس پُر امن اقلیت کے مذہبی حقوق جو قصبۂ قادیان سے متعلق ہیں بھی محفوظ رہیں۔ سرکار نے اس درخواست کے جواب میں اس وجہ سے معذوری کا اظہار کیا کہ نامزدگی کے حقوق کا دیا جانا صرف ہریجنوں اور دوسری پسماندہ اقوام کے لئے مخصوص ہے۔ احمدیہ جماعت چونکہ پسماندہ اقوام میں سے نہیں اس لئے باوجود قادیان میں ان کی مذہبی اہمیت کے اُن کا نمائندہ میونسپل کمیٹی میں نامزد نہیں کیا جا سکتا۔

ان حالات میں جبکہ قادیان کے احمدی اپنی اقلیت اور بے سروسامانی کی وجہ سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہریجنوں سے بھی زیادہ مجبور اور معذور ہیں اور اُن کو وہ خاص مراعات اور حقوق بھی حاصل نہیں جو ہریجنوں کو اُن کی پسماندگی کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔ تو وہ اور کونسا مناسب قدم اُٹھا سکتے ہیں۔ اس قسم کے حالات میں اگر عیسائیوں اور ہندوستانی مسلمانوں نے مجبوراً اپنے آپ کو پسماندہ اقوام میں شامل کرنے کی درخواست کی ہے۔ تو یہ کوئی بعید از فہم بات نہیں بلکہ حالات کا طبعی تقاضا ہے ہم اپنی حکومت سے بادب درخواست کرتے ہیں کہ خواہ کوئی اقلیتی بورڈ بنا کر یا کسی اور مناسب طریق سے اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے عملی قدم اُٹھائیں تاکہ ہمارا سیکولر نظام پورے طور پر بروئے کار آ سکے۔ اور جہاں ہم دستور ہند کی تحریری دفعات پر فخر کر سکیں۔ وہاں عملی لحاظ سے بھی ہم دنیا کے سامنے سیکولرازم کا عظیم الشان نمونہ پیش کر سکیں اور ہماری آئندہ نسلیں بلا لحاظ مذہب و ملت اور قوم و نسل ہر شعبہ زندگی میں منازل ترقی طے کرتی چلی جائیں۔

اخبار احمدیہ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع ربوہ سے نہیں ملی۔ تاہم احباب جماعت اپنے پیارے و مقدس امام ہمام کی صحت کاملہ و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے اپنی نیم شبانہ دعائیں جاری رکھیں۔

صوفی [illegible] صاحب بی۔ اے۔ [illegible] دورہ کے بعد جملہ احباب جماعت واپس قادیان پہنچ گئے۔ موضع [illegible] قادیان سے شمالی مغرب کی طرف اڑھائی میل کے فاصلہ پر [illegible]

مسٹر ایل سی دشت آئی۔ اے۔ ایس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی قادیان میں آمد

قادیان مورخہ ۲۴ جنوری۔ مقامی ڈی۔ اے۔ وی سکول کے سالانہ تقسیم انعامات میں شمولیت کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور ۲ بجے تشریف لائے۔ آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا اور پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے گئے جلسہ میں لالہ دھنی رام صاحب مینیجر سکول نے سکول کی ترقی اور طلباء کی اچھی حالت کے متعلق مفصل رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مختلف طلباء اور طالبات نے تقریریں کیں اور گیت گائے۔ آخر میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان ایک بہت مشہور بستی ہے جس کی شہرت دور دراز کے ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس مشہور بستی میں ہم سیکولر نظام کو عملی شکل دینے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اس میں سب قومیں ہندو سکھ اور مسلمان راضی خوشی اور آرام سے رہتی ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ و ایڈیٹر بدر۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت۔ [illegible] صلاح الدین صاحب ایم۔ اے جو سکول کمیٹی کی طرف سے دعوت میں شامل ہوئے۔

کارروائی کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی بھی دی گئی۔

گوردوارہ کوٹلہ میں گرنتھ صاحب کی پیشکش!

قادیان مورخہ ۱۲ فروری جماعت احمدیہ کی طرف سے گوردوارہ [illegible] کوٹلہ کے لئے ایک گرنتھ صاحب جو ہمارے بھائی [illegible] صاحب ضلع گجرات سے لائے تھے پیشکش کی گئی۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے جماعت کی طرف سے یہ نسخہ کوٹلہ کے معزز سکھوں کو پیش کیا۔ اس کو وہ جلوس کی شکل میں بازار سے ہوتے ہوئے موضع [illegible] لے گئے۔

۱۵ - ۲۰ احمدی احباب ان سکھ بھائیوں کے ساتھ [illegible] جناب مولوی برکات احمد صاحب [illegible] ناظر امور عامہ کی معیت میں کوٹلہ گئے [illegible] گوردوارہ [illegible] کے جملہ محترم بھائی [illegible] دفتر زیارت [illegible]

اور مولوی عبداللطیف [illegible]

گوردوارہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قادیان میں یوم جمہوریت کی تقریب

قادیان مورخہ ۲۶ر فروری - آج لوکل کانگرس کمیٹی اور میونسپل کمیٹی کے اشتراکِ عمل سے ٹاؤن ہال کے سامنے یوم جمہوریت منایا گیا۔ اس میں سکھ نیشنل کالج کے این سی سی نے باوردی جھنڈے کو سلامی دی - جھنڈا لہرانے کی رسم سردار دریام سنگھ پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ادا کرنی تھی - چونکہ وہ بروقت نہ پہنچ سکے اس لئے پرنسپل بادا ہرکشن سنگھ نے جھنڈا لہرایا۔

احمدیہ جماعت کے افراد باقاعدہ جلوس کی شکل میں نظمیں پڑھتے اور نعرے لگاتے ہوئے ملکی جھنڈا اور قطعات کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر احمدیہ جماعت کی طرف سے حکیم خلیل احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور اس تقریب کی خوشی میں جماعت کی طرف سے مبلغ ۲۰ روپے کی رقم غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے کانگرس پریذیڈنٹ کے سپرد کی - جس کا شکریہ سردار دریام سنگھ نے لوکل کانگرس کمیٹی کی طرف سے ادا کیا۔

یونس احمد صاحب اسلم نے ہند کے نوجوان کے موضوع پر ترنم سے ایک نظم پڑھی - اسی طرح مرزا احسانات احمد جو مرزا برکت علی صاحب کا چھ سال کا لڑکا ہے نے بھی ایک نظم پڑھی - جس پر شری دریام چند میونسپل کمشنر نے دو روپے بطور انعام موصوف کو انعام دیا۔

پرنسپل صاحب نے مختصر الفاظ میں ملک کی ترقی کے لئے تمام قوموں کے اتحاد اور اتفاق پر زور دیا۔

سردار دریام سنگھ صاحب نے بھی آخر میں ایک تقریر کی - جس میں پاک امریکی معاہدہ کے متعلق بھی روشنی ڈالی - جلسے کی کارروائی شری لال چند میونسپل کمشنر قادیان کی صدارت میں ہوئی - اس موقعہ پر بہت سی نظمیں اور گیت ہوئے اور قوالی بھی کی گئی - مختلف لوگوں نے اچھی نظمیں پڑھنے والوں کو انعامات دیئے آخر میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے بھی بعض لوگوں کو ان کی کارکردگی کے عوض میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

شری رام جی داس سب انسپکٹر انچارج تھانہ قادیان موقعہ پر موجود رہے اور جملہ انتظامات کی اچھی نگرانی کی - یہ تقریب تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

امسال یوم جمہوریت کے موقعہ پر تقریروں شامل ہونے والوں کی حاضری گذشتہ سب سالوں سے بڑھ کر تھی - اس کی وجہ مختلف سیاسی پارٹیوں کا اس موقعہ پر اتحاد تھا۔ (نامہ نگار)

اخبارِ قادیان

قادیان مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۵۴ء کرم نواب زادہ میاں مسعود احمد خاں صاحب اور کرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد فضل لندن قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ مورخہ ۲۲ر فروری کو جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے کوٹھی دارالسلام میں ان ہر دو کے اعزاز میں دعوت چائے دی - جس میں جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ - جناب مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ ، جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت اور بعض دوسرے احباب نے شرکت کی علاوہ ازیں ڈاکٹر نرنجن سنگھ صاحب باجوہ ریٹائرڈ سول سرجن ، گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی اور پنڈت ملکھ راج صاحب جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی بھی شامل ہوئے - اس مجلس میں بہت سی دلچسپ گفتگو ہوئی اور رواداری کا بہت اچھا مظاہرہ ہوا۔

۲ - مورخہ ۲۴ر فروری کی شب کو بعد نماز عشاء کرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے مسجد مبارک میں جناب حکیم خلیل احمد صاحب کی صدارت میں ایک دلچسپ اور معلومات سے پُر تقریر فرمائی - جس میں اخلاق فاضلہ کے متعلق اپنے یورپین ممالک کے تاثرات بیان کرتے ہوئے احباب کو تلقین کی کہ جس طرح انہوں نے دلائل کا میدان جیت لیا ہے اسی طرح وہ کوشش کرکے عملی میدان میں بھی اپنا اسوہ حسنہ پیش کریں - تاکہ مذہب کے دونوں پہلو مکمل ہوکر اسلام اور احمدیت کی فوقیت ظاہر ہو - باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد حکیم صاحب نے مختصر طور پر ان نصائح پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی - اور دعا پر یہ تقریب برخاست ہوئی -

۳ - مورخہ ۲۴ر فروری کو مستری منظور احمد صاحب درویش کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا - خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے - اور خادم دین بنائے - آمین -

ہجومِ افکار میں

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

زباں پر لا نہیں سکتا جو مخفی ہے مرے دل میں
کہ خاموشی ہی خاموشی ہے چھائی تیری محفل میں

ترے نورانی چہرے میں جو نقش اُبھرے ہوئے دیکھے
نہ پائے وہ گلستاں میں نہ مہر و ماہ کامل میں

اسیروں کو رہائی دینے والا آ چکا - کب تک
رہیں گے لوگ ان رسموں ہی کے - طوق و سلاسل میں

اگر سکھ چاہتے ہو - شیخ جی ! اسے خانے میں آؤ
کہ دکھ ہی دکھ بھرا ہے مسجد و مندر کی کِلکِل میں

نہ ممبر بن کے کچھ پایا - نہ ممبر پا کے چین آیا
کہ مضمر امتحان کی کامیابی تھی فقط "نِل" میں

حیاتِ جاوداں پاؤ گے مرگِ ناگہانی میں
کہ ہے آبِ حیاتِ اقوام کا زہرِ ہلاہل میں

نہ کیوں ہر کلمہ گو کا ہم ہو نفسِ محمد میں
سما سکتے ہیں جب انجم فلک کے، آنکھ کے تِل میں

خدا ئے مقتدر رہے ناصرِ حزبِ شریف اکمل
بڑھا لیں بندشیں اغیار ابوابِ مراحل میں

۳۱ر مارچ

"جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں - تا اس کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے - چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں - وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الہٰی جماعت میں سے ہیں - سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے - جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

حضور کے ارشادات مخلصین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ اپنے وعدے ۳۱ر مارچ تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں - ایسے مخلصین کی فہرست دعائے خاص کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اپریل کے پہلے ہفتہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دی جائے گی۔

فقط والسلام

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۲/۵۴ء کو قبل نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں شمیم ارب صاحب ولد عبدالرزاق صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر گونڈہ کا اعلان نکاح زاہدہ بیگم صاحبہ بنت اظہر حسین صاحب محلہ رام سر بھاگلپور سے بعوض مبلغ تین ہزار بتیس روپے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے - آمین

(ناظر امور عامہ قادیان)

احمدیت کی بنیاد

ہفت روزہ "روشنی" بنگلور کے اعتراضات

ہفت روزہ "روشنی" بنگلور نے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس مقالہ کے ابتداء میں اخبار مذکور نے ایسی بنیادی اور مضحکہ خیز غلطیاں کی ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جس کو احمدیہ لٹریچر کے متعلق کچھ بھی واقفیت ہے ایسی غلطی نہیں کرسکتا۔ اس قسم کی فروگذاشتوں اور اغلاط کا ارتکاب ظاہر کرتا ہے کہ جماعت اسلامی کا یہ اخبار کس قدر غیر محتاط اور غیر ذمہ دار ہے۔ مثال کے طور پر اس مقالہ میں لکھا گیا ہے کہ:-

" احمدیت اور مرزائیت میں بنیادی فرق مرزا غلام احمد کو نبی اور مجدد ماننے کے درمیان ہے۔ احمدی مجدد مانتے ہیں اور مرزائی نبی مانتے ہیں۔"

احمدیت اور مرزائیت میں جو فرق مقالہ نگار نے بیان کیا ہے۔ یہ محض ان کے تفنن طبع اور ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہر شخص یہ جانتا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت یا احمدیت اس جماعت یا تحریک کا نام ہے جس کی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بنیاد ڈالی۔ اور اس تحریک کو مرزائیت یا قادیانیت کا نام غلط طور پر علماء سوء نے لا تنابزوا بالالقاب کے ارشاد قرآنی کی خلاف ورزی کرکے دیا ہے۔ کوئی احمدی بھی اپنے آپ کو مرزائی یا اپنی تحریک کے لئے مرزائیت کا لفظ پسند نہیں کرتا۔ ہاں مخالفین احمدیت اسلام کی تعلیم کو چھوڑ کر اگر ان مخالفین اسلام کے نقش قدم پر چلیں جو مسلمانوں کو صابی کہا کرتے تھے۔ تو یہ ان کا اپنا قصور ہے۔

احمدیت و مرزائیت میں بنیادی فرق کی جو وجہ مقالہ میں دی گئی ہے۔ یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مجدد یا نبی ماننا یہ فرق یا اختلاف جماعت احمدیہ کے دو ذوقوں میں ۱۹۱۴ء کے بعد پیدا ہوا۔ اور اُس وقت احمدیہ جماعت کا لاہور سے تعلق رکھنے والا فریق پیدا ہوا۔ جس نے حضرت بانی سلسلہ کی نبوت سے انکار کیا۔ لیکن احمدیت یا جماعت احمدیہ کا نام بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے ۱۹۰۱ء میں رکھا گیا۔ پس جو وجہ تسمیہ مضمون نگار نے دی ہے وہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے

اگر جماعت اسلامی اور مودودی پارٹی کے ناموں میں فرق کے متعلق کوئی شخص اسی قسم کی وجہ تسمیہ پیش کرے تو شاید مضمون نگار صاحب کو اپنی غلطی پورے طور پر واضح ہوسکے۔ فی الحال ہم اشارہ کرنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔

کیا نبوت کا اجراء کامل انسانیت کی توہین ہے؟

اس کے بعد مقالہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری سمجھنا نہ صرف حق کے ساتھ ظلم ہے بلکہ کامل انسانیت اور منصب نبوت کی زبردست توہین ہے:

معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے منتظمین ہی انسانیت کی عزت کے تحفظ کے سب سے بڑے ٹھیکیدار اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ ہم کامل انسانیت کے ان محافظین سے باادب پوچھتے ہیں کہ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ کے لئے اپنے بعد نبوت کا امکان ظاہر فرمایا۔ آپؐ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ولا تقولوا لا نبی بعدہ کے الفاظ کہہ کر ان کو تنبیہ کی جو یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر اسلام کے چوٹی کے بزرگان اور علماء ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا مانتے رہے۔ مثال کے طور پر حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ حضرت امام شعرانیؒ۔ عارف ربانی حضرت عبد الکریم جیلانیؒ۔ حضرت ملا علی قاریؒ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند۔ مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کا یہی مذہب تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا قطعی طور پر دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ غیر تشریعی نبوت جاری ہے۔ تو اخبار مذکور کا اس عقیدہ کو کامل انسانیت کی ہتک حق کے ساتھ ظلم اور منصب نبوت کی توہین قرار دینا کہاں کا عدل و انصاف اور حق کوشی ہے۔ کیا یہ سب بزرگان جن کے نام اوپر لکھے ہیں اور جن میں خود حضرت سرور دو عالم فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں نعوذ باللہ ناحق کوش اور نبوت حقہ کی توہین کرنے والے تھے

کچھ تو یار و خدا سے شرماؤ

بہت انعام ہے

اگر نبوت ایک انعام ہے اور بہت بڑا انعام تو اس کے جاری رہنے سے کونسا فساد لازم آتا ہے۔ کیا بیماری اور وباء کے لئے رستہ کھولنا اور طبیب اور ڈاکٹر کے لئے گنجائش نہیں" اور "اسامی خالی نہیں" کا اعلان کرنا کوئی عقلمندی اور انسانیت سے ہمدردی ہے۔ وہ فیض اور انعام جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک جاری وساری تھا۔ اگر اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر بند کردیا۔ درآں حالیکہ دجالوں۔ فاسقوں۔ فاجروں اور کافروں کی پیدائش پر کوئی پابندی عائد نہ کی۔ تو اس میں حضورؐ کی کونسی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور نبوت حقہ کی کونسی عزت وتکریم پائی جاتی ہے۔

نبوت اور بادشاہت کا انعام

قرآن شریف میں نبوت اور بادشاہت دونوں کو اللہ تعالےٰ کی نعمت قرار دیا گیا ہے۔ اگر ابو ظفر بہادر شاہ آخری تاجدار دہلی اس لئے قابل ستائش قرار دیا جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد دہلی میں اسلامی بادشاہت ختم ہوگئی۔ اور شہنشاہ بابر یا اکبر اس لئے قابل مذمت اور اسلامی بادشاہت کے لئے باعث ہتک سمجھے جاتے ہیں۔ کہ ان کے بعد مغلیہ حکومت جاری رہی اور ترقی کرتی گئی۔ تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے انعام کو جاری رکھنے کے عقیدہ کو نبوت کے لئے ہتک کا باعث خیال کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ایسے اصولوں کو وضع کرنا کسی کو اپیل نہیں کرسکتا۔

دُشنام طرازی

اس مقالہ میں مذکورہ بالا سطور کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف دشنام طرازی سے کام لیا گیا ہے۔ ان گالیوں اور بے ہودہ گوئی کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں۔ سوائے ہمارے آقا کی اس تعلیم کے ؎

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

مقالہ نگار نے احمدیہ جماعت بنگلور کے کسی اشتہار کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اس میں احمدیوں نے اپنے آقا کے نام اور تعلیم کو چھپایا ہے۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے۔ کہ جب ہم یورپ۔ امریکہ کے تثلیث پرستوں کو حقیقی اسلام کی دعوت دے کر ان کو مسلمان بناتے ہیں یا ہندوستان اور افریقہ کے بت پرستوں کو راہ ہدایت دکھاتے ہیں۔ تو ہم پر یہ الزام دیا جاتا ہے کہ ہم اسلام کو پیش نہیں کرتے بلکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی تعلیم کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ایک مشہور شہر میں جہاں حضرت بانی سلسلہ کا دعوےٰ اور تعلیم پہلے ہی الم نشرح ہو چکی ہے اور ہر کہہ و مہ اس سے واقف ہو چکا ہے۔ ہم اپنے آقا کی تعلیم اور نام کو چھپاتے ہیں۔ کاش! معاصر روشنی کے ایڈیٹر صاحب اس الزام کے لگانے سے پہلے اس پر غور کر لیتے۔ اور اجلاس کی اصلی کارروائی دیکھنے کے بعد لب کشائی کرتے۔

یہ بات بھی نہایت قابل افسوس ہے کہ اس مقالہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے۔ کہ گویا آپ نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ یا شریعت اسلامیہ میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ کی۔ اور اپنے آپ کو بدر کامل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہلال ظاہر کیا۔ یہ سب اتہامات ایسے جھوٹے اور بے بنیاد ہیں اور ان کی اس قدر تواتر سے تردید ہو چکی ہے۔ کہ اب ان کے خلاف کچھ لکھنا بھی زائد از ضرورت محسوس ہوتا ہے۔ تاہم خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے الفاظ ان دعاوی اور تعلیمات کے متعلق ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کرام دیکھ سکیں۔ کہ مقالہ نگار نے کس طرح حق پوشی اور ناحق کوشی سے کام لیا ہے

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ..... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مُردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اس کی پیروی تیس برس تک کرکے اور توریت کے احکام کو بجا لاکر اور موسیٰؑ کی شریعت کا جُوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بے معنے رہا۔

ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اُس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کی رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپؐ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئیندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔

غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئیندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے۔ اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا۔ تو نعوذ باللہ آپؐ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے تو قرآن شریف میں آپؐ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں تو پھر دُنیا میں آپؐ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہُوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ نے بھی دھوکہ دینے والا ٹھہرا۔ جس نے دُعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دیئے جائیں بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا

لیکن اے مسلمانو! ہشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے اگر اسلام ایسا ہی مردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے اور ایسا کون بے وقوف ہے۔ جو ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہُوا۔ جیسا کہ موسےٰؑ کی ماں اور مریمؑ کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں بلکہ اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کی رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور مذہب مُردے ہیں کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۵)

آخر میں مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ حالانکہ کوئی احمدی اس وقت تک احمدی ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ اور حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے خلفاء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنا شرائط بیعت میں شامل کیا ہے۔ خود حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا اعتقاد جو ہم دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ہم جس قوت اور یقین اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۵ء)

ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ معاصر "روشنی" احمدیہ جماعت کے متعلق تنقید کرتے ہوئے دیانت اور معقولیت کا دامن نہ چھوڑیگا۔ اگر جماعت اسلامی کو جماعت احمدیہ سے کوئی اصولی یا فروعی اختلاف ہے تو احقاق حق کی غرض سے تنقید ہونی چاہیئے جو صحیح اصولوں پر مبنی ہو نہ کہ اعتراض کی غرض سے اعتراض۔

صوبہ دہلی میں شراب نوشی میں اضافہ

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صوبہ دہلی میں جو ہندوستان کا مرکز ہے۔ اور جس کو ہندوستان کے تمام شہروں اور علاقوں کے لئے نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کرنا چاہیئے شراب نوشی میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہے اس صوبہ میں شراب نوشی کے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پہلے اس صوبہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار سات سو گیلن ولائتی شراب فروخت ہوتی تھی۔ لیکن اب دو لاکھ پچپن ہزار چار سو باسٹھ گیلن فروخت ہوتی ہے۔ اسی ہزار گیلن دیسی شراب کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔

ظاہر ہے کہ صوبہ بھر میں شراب نوشی میں اتنی زیادتی شہر دہلی کے اہالیان کی شراب نوشی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ ملک کے دار الخلافہ کو ایک آئیڈیل شہر بنائے۔ تاکہ اس سے دوسرے علاقوں اور شہروں پر بھی اچھا اثر پڑے۔ ورنہ صوبائی حکومتوں کی شراب نوشی کے متعلق مہم کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے نتیجہ میں جرائم کی جو کثرت ہے۔ اس میں بھی زیادہ کمی واقع نہیں ہو سکتی

مادر زاد برہنہ سادھو

الہ آباد میں جو کنبھ کا میلا ہو رہا ہے اس میں دس بارہ لاکھ زائرین یا یاتری شامل ہوئے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس میلہ میں مادر زاد برہنہ (ننگے) سادھوؤں کا جلوس بھی نکلا۔ اور اس جلوس کے فوٹو یورپ اور امریکہ کے فوٹو گرافروں نے لے کر یورپ امریکہ میں اشاعت کے لئے بھجوائے۔ انگریزوں کے زمانہ میں ایسی رسوم کو جو انسانی تہذیب اور تمدن کے نام پر دھبّہ ہیں مصلحتاً برداشت کیا گیا۔ لیکن اب جبکہ ہماری حکومت نے اس موقعہ کے لئے بہت سی مفید اصلاحات کی ہیں تو اُسکو یہ چاہیئے کہ اس بدنما اور حیاسوز رسم کے متعلق بھی مناسب اقدام کرے اور ان ننگے سادھوؤں کے متعلق بھی جو ہزار ہا کی تعداد میں اس موقعہ پر جمع ہوتے ہیں مناسب رنگ میں اصلاحی تجاویز اختیار کرے۔ ملک کی آزادی کے بعد بھی چھ سال تک اس خلاف تہذیب طریق کا عام پبلک میں جاری رہنا ملک کی نیک نامی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ آزاد قومیں اپنے بلند اخلاق اور اعلےٰ کیریکٹر کے لئے شہرت رکھتی ہیں اور مادر زاد ننگے سادھوؤں کا جلوس یقیناً اس شہرت کے منافی ہے۔

سال رواں کے خاص تبلیغی و تربیتی ایام!

حسب سابق سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل خاص تبلیغی و تربیتی ایام کی تاریخیں تعیین کی جاتی ہیں۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ ان مقررہ تاریخوں میں مقامی طور پر پوری جد و جہد سے کام لیتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔

۲۰ر فروری بروز ہفتہ۔
یوم مصلح موعود

۲۸ر مارچ بروز اتوار۔
یوم التبلیغ ملے

۱۸ر اپریل بروز اتوار
یوم سیرت پیشوایان مذاہب

۹ر ستمبر بروز جمعرات
یوم التبلیغ عکے

۹ر نومبر بروز منگل۔
یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ:- ہر جماعت کے عہدیداران و مقامی مبلغین کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب اور جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم مقررہ تاریخوں پر منایا جائے۔ لیکن اگر بعض مرکزی مبلغین سے استفادہ کی خاطر مقامی حالات کے مطابق علی الترتیب ۱۸ر اپریل تا ۲۵ر اپریل اور ۹ر نومبر تا ۱۶ر نومبر کے ہفتہ میں کسی تاریخ میں کر سکتے ہیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ولادت

بتاریخ ۳ر ماہ دسمبر ۵۲ء بروز یکشنبہ بوقت ایک بجے دن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل خاص سے خاکسار کو ایک اور فرزند عطا فرمایا فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً کثیرا۔ از راہ لطف حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ظہیر الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز موصوف کو با عمر بنائے اور خادم دین نیز تقویٰ سے آراستہ کرے اور ہمیں اپنے الباقیات الصالحات میں سے بنائے آمین۔

خاکسار جمال الدین احمد نائب قائد الاحمدیہ کلکتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا عدالتی کمشن لاہور میں بیان

(۱)

مورخہ ۱۳ر ۱۴ر اور ۱۵ر جنوری کو عدالتی کمشن لاہور میں جو بیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس کی براہ راست اور پورے طور پر ذمہ دارانہ اطلاع مرکز قادیان میں نہیں پہنچی۔ چونکہ احباب اس بیان کی اشاعت کے متعلق بار بار خواہش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس لئے اخبار "ملت" لاہور میں جو بیان شائع ہوا ہے۔ اور جس کی صحت معلوم کرنے کے متعلق ہمارے پاس براہ راست کوئی فوری ذریعہ نہیں اسی کو ہدیۂ قارئین بدر کیا جاتا ہے۔ بعض غیر ضروری حصے اس میں سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

لاہور ۱۵ر جنوری۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری رائے میں جس چیز کو قرآن مجید نے خالص اسلامی حکومت کہا ہے وہ ناممکن ہے۔ اسلامی حکومت کی قرآنی تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی ایک سیاسی وحدت ہو جو موجودہ حالات میں بالکل ناقابل عمل ہے۔

مرزا صاحب نے مزید کہا کہ سزا و جزا کا معیار مدعائے کی دیانتداری پر مبنی ہوگا۔ اس کی سچائی پر نہیں۔

امام جماعت احمدیہ نے بدھ کے روز فسادات پنجاب تحقیقاتی عدالت میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ حضرت جبریل کے ذریعہ کسی ولی یا محدث بلکہ دوسرے لوگوں پر بھی وحی نازل ہو سکتی ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ درست نہیں ہے کہ رسول کریمؐ پر ہر وحی حضرت جبریل کے ذریعہ نازل ہوتی تھی۔ مگر وحی کسی نبی پر نازل ہو یا کسی ولی۔ محدث یا مجدد پر وہ حضرت جبریل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے۔

انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ وحی اور الہام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

عدالت کے اس سوال پر کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب پر حضرت جبریل کے ذریعہ وحی نازل ہوئی تھی؟ امام جماعت احمدیہ نے جنہیں مجلس عمل نے گواہ کے طور پر طلب کیا تھا جواب دیا کہ مرزا صاحب کے ایک الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت جبریل ان کے سامنے مرئی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ نے مرزا غلام احمد صاحب کو نبی کہا ہے۔

معصوم

عدالت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کہا کہ "معصوم" کے معنی اگر یہ ہیں کہ وہ شخص جو کبھی غلطی نہیں کر سکتا تو کوئی شخص معصوم نہیں ہے حتیٰ کہ رسول اکرمؐ بھی۔

اس نکتہ کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب معصوم کی صفت کسی نبی کے لئے استعمال کی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس شرع کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا جس کا وہ تابع ہے۔

انہوں نے کہا کہ دوسرے الفاظ میں نبی کوئی گناہ کرنے کی اہمیت نہیں رکھتا خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور نہ وہ ایسے اعمال کر سکتا ہے جنہیں مکروہات کہا جاتا ہے۔

انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ حضرت مرزا صاحب اس لحاظ سے معصوم تھے کہ وہ کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ نہیں کر سکتے تھے۔

سوال۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے برابر روحانی مرتبہ رکھنے والے لوگ آئندہ ظاہر ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔ امکان ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اللہ اس طرح کا کوئی شخص بھیجے گا یا نہیں۔

اسلامی حکومت

گواہ نے مزید کہا کہ میری رائے میں جسے خالص اسلامی حکومت کہا گیا ہے وہ ناممکن ہے اسلامی حکومت کی اس تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی ایک سیاسی وحدت ہو اور موجودہ حالات میں یہ بالکل ناقابل عمل ہے

اپنی گواہی کے دوران میں جو جمعرات کو بھی جاری تھی انہوں نے عدالت کو بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد دو اور تین لاکھ کے درمیان ہے۔

عدالت کے سوالات پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ربوہ نے تسلیم کیا کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی جانب سے جو تحریری بیان مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۵۳ء کو تحقیقاتی عدالت میں پیش کیا گیا ہے اور جس پر مرزا عزیز احمد کی تصدیق ہے۔ اور مسٹر بشیر احمد، مسٹر اسد اللہ خان اور مسٹر غلام مرتضےٰ کے دستخط ہیں ان کے فرقے کے نقطۂ نظر کو صحیح پیش کرتا ہے۔

انہوں نے اپنے بیان میں یہ شرط لگائی کہ غیر ارادی طور پر اگر اس میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کو نظر انداز کیا جائے۔

سوال۔ عدالت نے آپ کو انجیو سے بعض سوالات کئے تھے۔ اگزیبٹ ڈی۔ ای ۲۲۳ جس کا جواب ہے۔ کیا یہ جواب بھی آپ کے فرقے کے نظریات کو صحیح طور پر پیش کرتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں:۔ یہ جواب مجھے دکھایا گیا تھا اور میرے فرقے کے نظریات کو صحیح طور پر پیش کرتا ہے۔ لیکن اس دستاویز میں بھی کسی غیر ارادی کوتاہی کا امکان ہے جسے نظر انداز کر دینا چاہیئے۔

سوال۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے جواب میں اس عدالت میں ایک بیان (اگزیبٹ ڈی ای ۳۲۳) پیش کیا گیا تھا کیا آپ نے یہ بیان دیکھا ہے؟

جواب:۔ یہ بیان مجھ سے مشورہ کے بعد تیار کیا گیا تھا اور غالباً میں نے اسے پڑھا تھا۔ دوسرے دو بیانوں کے متعلق میں نے جو شرط لگائی ہے اس کا اس پر اطلاق کرتے ہوئے اس بیان کے لئے بھی سمجھنا چاہیئے کہ میرے فرقے کے نظریات کو جس کا میں امام ہوں صحیح طور پر پیش کرتا ہے۔

سوال۔ رسول کون ہے؟

جواب۔ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے ایک خاص مقصد سے بھیجتا ہے۔

رسول اور نبی

سوال۔ کیا رسول اور نبی کے درمیان کوئی فرق ہوتا ہے؟

جواب۔ دونوں کی صفات میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ وہی شخص اس زاویہ نظر سے کہ وہ اللہ کا پیغامبر ہے رسول کہلائے گا۔ مگر ان لوگوں کے زاویہ نظر سے جن کے لئے وہ پیغام لاتا ہے وہ نبی کہلائے گا۔ اس لئے ایک ہی شخص رسول بھی ہوگا اور نبی بھی۔

سوال۔ آپ کے خیال میں حضرت آدمؑ کے بعد سے کتنے نبی یا رسول ظاہر ہوئے ہیں؟

جواب:۔ اس کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی۔ احمدی ان کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ رسول تھے؟

جواب:۔ حضرت آدمؑ کے متعلق اختلافات ہے جن کے متعلق بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صرف نبی تھے رسول نہیں۔ میرے عقیدہ کے مطابق وہ سب رسول بھی تھے اور نبی بھی۔

سوال:۔ ولی کون ہوتا ہے؟

جواب:۔ وہ شخص جو اللہ کو پیارا ہوتا ہے

سوال۔ اور محدث؟

جواب۔ جس سے اللہ بولتا ہے۔

سوال۔ اور مجدد؟

جواب:۔ وہ شخص جو تجدید اور اصلاح کرتا ہے مجدد اور محدث کا دوسرا نام ہے۔

سوال:۔ کیا کسی ولی، محدث یا مجدد پر وحی نازل ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ وحی انہیں کس طرح نازل ہوتی ہے؟

جواب:۔ وحی کے معنے صرف اللہ کے الفاظ ہیں جو اس شخص کو جس پر وہ نازل ہوتی ہے مختلف طریقوں سے بھیجی جاتی ہے۔ وحی کے نزول کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ جس پر نازل ہوتی ہے اس کے سامنے ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس پر وحی نازل ہوتی ہے وہ کسی شخص کو بولتا دیکھے بغیر الفاظ سنتا ہے۔ وحی کے نزول کا تیسرا طریقہ من وراء حجاب ہے۔ یعنی فراست کے ذریعہ۔

سوال:۔ کیا حضرت جبریل کے ذریعے کسی ولی، محدث یا مجدد پر وحی نازل ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں:۔ ان لوگوں کے سوا بھی جن کو یہاں گنایا گیا ہے۔

سوال:۔ کسی ولی، محدث یا مجدد پر اگر وحی نازل ہو تو اس کا موضوع کیا ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ جس شخص پر وحی نازل ہو اس کے لئے عشق الٰہی کا اظہار کسی واقعے کی پیشگوئی یا کسی نازل شدہ صحیفے کے متن کی تشریح۔

سوال۔ کیا ہمارے رسول اکرمؐ پر وحی صرف حضرت جبریل کے ذریعے نازل ہوئی تھی؟

جواب:۔ یہ درست نہیں کہ رسول اکرمؐ کی ہر وحی حضرت جبریل لائے تھے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وحی کسی نبی پر نازل ہو یا کسی ولی پر، محدث یا مجدد پر وہ حضرت جبریل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے۔

سوال:۔ وحی اور الہام میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب:۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے

سوال:۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر حضرت جبریل وحی لاتے تھے؟

جواب:۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہر وحی حضرت جبریل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں سے ایک الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت جبریل ایک بار ان کے سامنے مرئی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔

سوال۔ کیا آپ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اسی مفہوم میں نبی تھے جو کٹر عقیدے (Dogmatic) کے مطابق ہے؟

جواب:۔ میں کٹر عقیدے کے مفہوم کے مطابق نبی کی کوئی تعریف نہیں جانتا۔ میں اس شخص کو نبی سمجھتا ہوں جسے اللہ نے یہ نام دیا ہو۔

سوال۔ کیا اللہ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی کہا تھا؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال۔ حضرت مرزا صاحب نے پہلی بار کب یہ کہا تھا کہ وہ نبی ہیں۔ براہ مہربانی اس کی تاریخ اور

ان کی تحریر کا حوالہ بتایئے؟

جواب۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا تھا۔

سوال۔ کیا کسی نبی کے ظہور سے کوئی نئی امت معرض وجود میں آتی ہے؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا اس سے کوئی نئی جماعت معرض وجود میں آتی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

نئے نبی پر عقیدہ

سوال۔ کیا کسی نئے نبی پر عقیدہ، اس کی پیروی کرنے والوں کے اس رویہ پر اثر انداز ہوتا ہے جسے وہ دوسروں کے متعلق اختیار کرتے ہیں؟

جواب:۔ نیا نبی اگر کسی نئی شرع کے ساتھ آتا ہے تو اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ اگر وہ کوئی نئی شرع نہیں لایا تو اس نبی کی پیروی کرنیوالوں کا طرز اس سلوک کے مطابق متاثر ہوگا جو دوسرے ان کے ساتھ کریں گے۔

سوال۔ کیا احمدی دوسرے مفہوم میں ایک علیٰحدہ طبقے کی حیثیت رکھتے ہیں؟

جواب:۔ ہم مسلمانوں کی علیٰحدہ امت نہیں بلکہ ان کا ایک فرقہ ہیں۔

سوال۔ احمدی کا پہلا فرض اس کی ریاست کی طرف ہے یا اس کے فرقے کے امام کی طرف؟

جواب:۔ ہمارے عقیدے کا یہ ایک جزو ہے کہ ہمیں اس ریاست کی حکومت کی اطاعت کرنی چاہیئے جس میں ہم رہتے ہوں۔

سوال۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بار بار نہیں کہا تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں اور ان پر جو وحی نازل ہوئی ہے وہ وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت ہے؟

جواب۔ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں کہا تھا کہ اس وقت تک ان کی یہ رائے تھی کہ کوئی شخص اسی صورت میں نبی ہو سکتا ہے کہ وہ نئی شرع لائے۔ لیکن اللہ نے اپنی ایک وحی میں مجھ پر یہ انکشاف کیا ہے کہ نبی کے لئے یہ کوئی ضروری شرط نہیں ہے اور یہ ایک شخص نئی شرع لائے بغیر بھی نبی ہو سکتا ہے۔

سوال ۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب معصوم تھے؟

جواب:۔ معصوم کے معنی اگر یہ ہیں کہ وہ شخص کوئی غلطی نہیں کرسکتا تو کوئی شخص معصوم نہیں حتیٰ کہ ہمارے رسول اکرمؐ بھی۔ جب "معصوم" کی صفت کسی نبی کے لئے استعمال کی جاتی ہے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ اس شرع کے کسی قاعدے کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا جس کا وہ تابع ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ کوئی گناہ کبیرہ کی اہمیت نہیں رکھتا خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ بلکہ اس سے ایسے اعمال بھی سرزد نہیں ہو سکتے۔ جنہیں مکروہات کہا جا سکتا ہے۔ متعدد نبی ایسے بھی گزرے ہیں جو کسی شریعت کو لائے بغیر ظاہر ہوئے ہیں۔ ایسے معاملات میں جن کا تعلق شرع سے نہیں ہے نبی سے فیصلے کی غلطی ہو سکتی ہے۔ مثلاً دو فریقوں کے درمیان مقدمے میں وہ غلط فیصلہ دے سکتا ہے۔

سوال۔ اب آپ کو اس سوال کا جواب دینے کے قابل ہو جانا چاہیئے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کسی معنی میں معصوم تھے یا نہیں؟

جواب۔ وہ اس معنی میں معصوم تھے کہ ان سے کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔

سوال۔ کیا آپ کا عقیدہ ہے کہ یوم الحساب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو دوسرے فانی انسانوں کی طرح حساب دینا ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ مفروضہ یہ ہے کہ انہیں حساب نہیں دینا پڑے گا۔ ہمارے رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ ان کی امت کے متعدد دوسرے افراد کو جو نبی نہیں ہیں یوم الحساب میں حساب نہیں دینا ہوگا۔

سوال۔ وفات کے بعد انبیاء کہاں رہتے ہیں کیا دوسرے انسانوں کی طرح وہ یوم الحساب تک قبر میں ہی رہتے ہیں یا سیدھے اعراف یا فردوس میں چلے جاتے ہیں؟

جواب:۔ میرے عقیدے کے مطابق یہ درست نہیں ہے کہ وفات کے بعد پیغمبر سیدھے فردوس یا اعراف چلے جاتے ہیں۔ لیکن یہ درست ہے کہ وہ اللہ کے قریب ایک مخصوص جگہ پر لے جائے جاتے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب چونکہ نبی تھے اس لئے خدا نے ان کے ساتھ ضرور خاص سلوک کیا ہوگا اور وہ سلوک نہ کیا ہوگا جو دوسرے احمدیوں سے کیا جاتا ہے۔

سوال ۔ کیا آپ کا عقیدہ ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو قبر میں اس کے پاس منکر اور نکیر آتے ہیں؟

جواب ۔ منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں۔ لیکن میرا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ قبر میں مردے سے سوال کرنے کے لئے جسمانی شکل میں ظاہر ہوں گے۔

سوال۔ منکر اور نکیر قبر میں کیوں آتے ہیں؟

جواب:۔ مردے کو اس کے برے اعمال سے باخبر کرنے۔

سوال:۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی قبر میں بھی منکر نکیر آئے تھے؟

جواب:۔ اسے معلوم کرنے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سوال ۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب اس نور الٰہی کے وارث تھے جسے اللہ نے حضرت آدمؑ کو تخلیق کرنے کے بعد ودیعت کیا تھا؟

جواب:۔ مجھے اس طرح کے کسی نظریے کا علم نہیں ہے۔

مہدی یا مسیح

سوال ۔ کیا قرآن مجید میں مسیح کے ظہور کی واضح الفاظ میں پیش گوئی کی گئی ہے؟

جواب:۔ ان کا نام لے کر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

سوال:۔ مسیح یا مہدی کے ظہور پر کیا احادیث میں اتفاق رائے ہے؟

جواب۔ اس طرح کی کوئی حدیث نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ کوئی مسیح ظاہر نہیں ہوگا جہاں تک مہدی کا تعلق ہے بعض احادیث میں کہا گیا ہے کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہوگا۔

سوال:۔ کیا یہ احادیث مسلمان متفقہ طور پر مانتے ہیں؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا ان احادیث سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ افراد ہوں گے؟

جواب:۔ جی ہاں بعض احادیث سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے۔

سوال:۔ ان احادیث کے متعلق جن میں مسیح یا مہدی کی پیش گوئی کی گئی ہے، دجال کے قتل اور یاجوج ماجوج کی تباہی کے کتنے دن بعد اسرافیل اپنا صور پھونکیں گے؟

جواب:۔ میں ان احادیث کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سوال:۔ کیا آپ ان احادیث کو مانتے ہیں جن کا تعلق دجال اور یاجوج ماجوج سے ہے؟

جواب:۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے مجھے ان احادیث کا جائزہ لینا ہوگا۔ دجال یاجوج اور ماجوج سب کا ذکر قرآن مجید میں ہے

سوال:۔ کیا مسیح موعود یا مہدی کا رتبہ نبی کا ہوگا۔

جواب۔ جی ہاں۔

سوال ۔ کیا وہ دنیاوی حکمران ہوں گے؟

جواب:۔ میرے خیال کے مطابق نہیں۔

سوال:۔ کیا اس طرح کی کوئی حدیث ہے کہ مسیح جہاد یا جزیہ کے متعلق قواعد کی تنسیخ کر دیں گے؟

جواب:۔ ایک حدیث جزیہ کے متعلق ہے دوسری حرب سے متعلق۔ ہم جزیہ کے متعلق حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور دوسری کو اس کی تشریح سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اصل لفظ "یضع" کے معنی تنسیخ کے نہیں ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کے معنی التواء کے ہیں۔

سوال:۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود یا مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا مسیح یا مہدی کے ظہور پر عقیدہ مسلمانوں کے عقائد کا ایک لازمی جزو ہے۔

جواب:۔ جی ہاں کوئی شخص اگر یہ محسوس کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسے تسلیم کرے۔

سوال:۔ کیا دین اسلام ایک سیاسی مذہبی نظام ہے۔

جواب:۔ یہ ایک مذہبی نظام ہے۔ لیکن اس میں بعض مذہبی ہدایات ہیں جو مذہبی نظام کا جزو ہیں اور وہ اتنے ہی مختلف ہیں جتنے کہ اس نظام کے دوسرے قواعد۔

سوال:۔ اس نظام میں کفار کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:۔ کفار کی وہی حیثیت ہوگی جو مسلمانوں کی ہوگی۔

سوال۔ کافر کون ہوتا ہے؟

جواب:۔ کافر مومن اور مسلم کے الفاظ اضافی اور ایک دوسرے سے متعلق ہیں جن کا کوئی قطعی مفہوم نہیں ہے قرآن مجید میں کافر کے لفظ اللہ سے بھی اور طاغوت سے بھی اسی طرح مومن کا لفظ بھی طاغوت سے ہے۔

سوال۔ کیا کفار یعنی غیر مسلم اسلامی نظام میں اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ وہ قانون سازی اور نظم و نسق میں حصہ لیں اور ایسے عہدوں پر مامور ہوں جن کا تعلق اعلیٰ انتظامی ذمہ داریوں سے ہو۔

جواب:۔ میری رائے میں قرآن نے جس کو خالص اسلامی حکومت کہا ہے وہ اب ناممکن ہے۔ اسلامی حکومت کی اس تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے کہ تمام

سوال:۔ کیا کسی اسلامی نظام حکومت میں کسی کافر کو یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی علانیہ طور پر تبلیغ کرسکے۔

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا کسی اسلامی ریاست میں کوئی مسلمان مذاہب کے تقابلی مقابلے کے بعد دیانتداری کے ساتھ اسلام کو ترک کر دینے کا فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا مذہب مثلاً عیسائیت قبول کر لیتا ہے یا دہریہ ہو جاتا ہے تو کیا وہ اس ریاست کی رعایا ہونے کے حقوق سے محروم ہو جاتا ہے؟

جواب:۔ میرے خیال کے مطابق نہیں لیکن اسلام میں دوسرے فرقے ایسے ہیں جو ایسے شخص کو سزائے موت دیں گے۔

سوال:۔ کوئی شخص اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعووں پر مناسب غور و خوض کے بعد دیانتداری کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ ان کا دعویٰ جھوٹا تھا تو کیا وہ مسلمان رہے گا؟

جواب:۔ جی ہاں عام مفہوم میں اس کے ساتھ مسلمان جیسا سلوک کیا جاتا ہے گا۔

سوال:۔ کیا کبھی اسلامی نظام حکومت قائم ہوا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں خلفاء راشدین کی اسلامی جمہوریہ کے زمانے میں

(باقی صفحہ پر)

علماء اور فتنہ تکفیر

مندرجہ بالا عنوان سے اخبار "صدق جدید" لکھنؤ ۱۸ر جنوری ۱۹۵۴ء میں ایک مقالہ درج کیا گیا ہے جس میں موجودہ زمانہ کے علماء اسلام کی رُوحانی اور اخلاقی زبوں حالی پر جو اینٹی احمدیہ تحریک میں ظاہر ہوئی بے لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔ قارئین بدر کی دلچسپی کے لئے اس کو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

(جمعیۃ العلماء ہند کے ایک متوسل خصوصی قلم سے)

حضرت مدیر صدق جدید دامت برکاتہم

پاکستان کو تو چھوڑئیے: اینٹی احمدیہ تحریک نے علماء کرام کو اپنوں اور غیروں کی نظروں میں اس قدر ذلیل اور رسوا کیا ہے کہ مجموعی حیثیت سے اس کی کوئی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ حق یہ ہے کہ پاکستان کے علماء نے اپنی گردنیں خود اپنے ہاتھوں سے کاٹی ہیں۔ اور اپنے وقار پر خود ہی خاک ڈالی ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس حادثہ کا اعتراف دوسرے لوگ تو کریں گے۔ خود علماء کرام ہرگز نہ کریں گے۔ حق کا ناحق سودا ان کے سر پر ہمیشہ سوار رہا ہے انہوں نے اپنی غلطیوں سے سلطنتیں تباہ کر ڈالی ہیں مگر یہ مان کر نہیں دیا کہ ان کی تکفیر بازی ان کی اور مسلمانوں کی قبر کھود چکی ہے۔ لاہور میں جو تحقیقاتی کمشن علماء کرام سے شہادتیں لے رہا ہے۔ اس نے نہ صرف علماء کے وقار ہی کو بلکہ علم و فضل کو بھی بے نقاب کر ڈالا ہے شہادت دینے گئے تھے۔ اس بات کی کہ قادیانی کافر ہیں اور بتا یہ آئے کہ خیریت سے وہ خود بھی دوسروں کی نظروں میں کافر ہی قرار پائے ہیں۔ اور وہ تکفیر بازی کی مشق آپس ہی میں ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں! مثلاً مولانا محمد علی کاندھلوی نے شہادت دیتے ہوئے بعض سوالات کے جواب میں فرمایا کہ

ابتداء اسلام ہی سے علماء ایک دوسرے کو کافر کہتے آئے ہیں۔ مسلمانوں نے جبر و قدر کے مسئلہ پر ایک دوسرے کو کافر لکھا ہے۔ معتزلہ اور اہل قرآن دونوں کافر ہیں۔ علماء نے امام ابن تیمیہ اور عبد الوہاب کو بھی کافر قرار دیا ہے علماء نے دیوبندی علماء کی بھی تکفیر کی ہے۔ (نوائے وقت ۲۳ر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

سبحان اللہ! سرکاری کمیشن کو باور کرایا جا رہا ہے کہ خود مکفر علماء بھی کفر سے نہیں بچے اور انہوں نے تکفیر کے تیروں سے کسی بڑے چھوٹے کو نہیں چھوڑا۔ عدالت تو یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ جو علماء قادیانیوں کو بڑھ چڑھ کر کافر کہہ رہے ہیں وہ خود بھی مسلمان ہیں یا نہیں! خوش قسمتی سے علماء کرام نے عدالت کی یہ خواہش بھی پوری کی اور باتوں ہی باتوں میں اگل گئے۔ کہ خیریت سے وہ بھی دوسروں کی نظروں میں کافر ہی رہے۔ اور دوسرے ان کی نظر میں خارج از ملت!

خیر یہ تو علماء کا بھولا پن تھا کہ آپس کی باتیں ججوں کے سامنے کہہ بیٹھے اور یوں قادیانیوں کا بوجھ ہلکا ہوا۔ افسوسناک چیز تو یہ ہے کہ علماء نے ایک دوسرے کے خلاف باتیں کہیں اور ایک نے دوسرے کے نظریہ فیصلہ اور فتوے کو جھٹلایا اور دوسروں کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقعہ دیا۔ ذرا علماء کرام کی گہری ریسرچ کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمایئے۔

معتزلہ، خوارج اور اہل قرآن

مولانا طفیل احمد قیم جماعت اسلامی لاہور۔ اہل قرآن (منکرین حدیث) مسلمان نہیں ہیں (نوائے وقت ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

مولانا محمد علی کاندھلوی: معتزلہ اور اہل قرآن دونوں کافر ہیں۔ (نوائے وقت ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

ابراہیم علی چشتی ڈپٹی سیکرٹری محکمہ اسلامیات لاہور۔ خارجی اور چکڑالوی دونوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (نوائے وقت ۳۰ر نومبر ۱۹۵۳ء)

مولانا امین احسن اصلاحی نائب مولانا ابو الاعلیٰ مودودی حدیث کا منکر کافر نہیں سنت کا منکر کافر ہے۔

حدیث قدسی کے انکار سے بھی کفر لازم نہیں آتا۔

معتزلہ اور خوارج کافر نہیں ہیں۔ صرف بھٹکے ہوئے ہیں۔ (نوائے وقت ۲ و ۷ر نومبر ۱۹۵۳ء)

مرتد کے بارے میں

مولانا محمد علی کاندھلوی مرتد کی سزا موت ہے۔ (نوائے وقت ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

ابراہیم علی چشتی۔ جو مسلمان احمدی بن جائے۔ وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا موت ہے۔ (نوائے وقت ۲۹ر نومبر ۱۹۵۳ء)

محمد باقر (جماعت اسلامی) اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے والا مرتد نہیں ہوتا۔ مرتد وہ ہے جو اسلامی مملکت کی بنیادوں کو نقصان پہنچائے۔ نہ اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ (نوائے وقت ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

لاہوری احمدیوں کے بارے میں

مولانا ابو الحسنات امام و مفتی لاہور۔ لاہوری احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ (نوائے وقت ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

مرتضیٰ احمد خان میکش۔ لاہوری پارٹی بھی اسلام سے خارج ہے۔ (نوائے وقت ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

مولانا امین احسن اصلاحی (جماعت اسلامی) لاہوری احمدی کافر نہیں ہیں۔ انہیں گمراہ کہا جا سکتا ہے (نوائے وقت ۲ر نومبر ۱۹۵۳ء)

مولانا اختر علی خاں۔ احمدیوں کے تازہ اعلان کے بعد اب انہیں کافر نہیں کہا جا سکتا۔ (آثار ۳۰ر ستمبر ۱۹۵۳ء)

محترم! اللہ علماء کو تکفیر بازی سے روکئے، ورنہ اس گروہ کا انجام بخیر نظر نہیں آتا کچھ امید تھی کہ جماعت اسلامی کے امیر مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی اپنا مسلک اعتدال، تکفیر کے میدان سے الگ رکھیں گے اور اس بارے میں علماء کی کچھ ایسی اصلاح کر جائیں گے کہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ اینٹی قادیانی تحریک میں وہ ایسے گرے کہ ان کی ریفارمیشن کا سارا بھرم کھل گیا اگر رسد میں رد ا باشد ہی ان کا مسلک تھا تو انہیں مسلمانوں پر الفاظ کا جادو تو نہ چلانا چاہیئے تھا! یہیں آکر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ قدرت نے مدیر "صدق جدید" کو بے کا پیدا نہیں کیا ہے انہوں نے تکفیر بازی کے اس دور میں جس دور رس نگاہی کا ثبوت دیتے ہوئے فتنہ تکفیر پر ضرب لگائی ہے اس پر ہم تو کیا شاید کوئی آنے والا مجدد ہی داد دے سکے گا۔ مدیر صدق جدید کی یہ جرأت تو اپنے مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ماند نہ پڑ سکی۔ اسی سے تو موصوف سے درخواست ہے کہ اس فتنہ سے سختی کے ساتھ باز پرس کریں۔ اور مسلمان فرقوں کو اس امتحان سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دیں تاکہ ایک طرف علماء کا وقار قائم رہے۔ دوسری طرف خدا، رسول، کتاب اور یوم آخرۃ پر ایمان لانے والے اور کلمہ شہادت کے شریک زیادتیٔ اسلام سے باہر نہ کئے جا سکیں! مدیر صدق کے بعد کوئی نظر نہیں آتا جو اس میدان میں اپنی جرأت کا ثبوت دے سکے۔ اگر موصوف نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوئی مستقل منصوبہ نہیں بنایا۔ تو قدرت کی باتیں تو دوسری ہیں۔ علماء کو اس کا احساس دلانے والا بھی ڈھونڈے سے نہ مل سکے گا۔

"بلا تبصرہ"

اس تعلق میں صـ۳ پر معاصر مذکور نے مندرجہ ذیل نوٹ بلا تبصرہ کے عنوان سے دیا ہے۔

"اینٹی احمدیہ تحریک سے متعلق تحقیقاتی عدالت کے سامنے جناب حمید نظامی ایڈیٹر "نوائے وقت" (لاہور) کا بیان:۔

س۔ کیا آپ نے اپنے اخبار میں کوئی ایسی چیز کبھی لکھی جس میں ایجی ٹیشن کے چلانے کے طریقہ کی مذمت کی گئی ہو؟

ج۔ میں نے کئی مضمون اس مفہوم کے لکھے کہ سیاسی بخت آزما مسلمانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اور اس طرح مذہب کی آڑ میں اپنا مطلب نکال رہے ہیں۔

س۔ کیا آپ مطالبات کے حق میں تھے؟

ج۔ جی نہیں۔ یقیناً نہیں۔

گواہ نے آگے کہا کہ مطالبات کے خلاف میرے نہ لکھنے کی وجہ وہی ہے۔ جو میں ہوم سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس کو بتا چکا ہوں یعنی اگر میں مطالبات کے خلاف کھلم کھلا لکھتا تو مجھے کسی قسم کی حفاظت کی توقع نہ تھی۔ محکمہ تعلقات جو تحریک کو ہوا دے رہا تھا۔ اس کے ارشاد پر میرا دفتر جلا دیا جاتا۔۔۔۔۔

س۔ کیا آپ کو جانی خطرہ بھی تھا؟

ج۔ جی ہاں مجھے متعدد ایسے خطوط ملے تھے جن میں مجھے قتل کی دھمکی دی گئی تھی!"

تاریخ امتحان پیغام صلح میں تبدیلی

نظارت ہذا کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب پیغام الصلح کے امتحان کی تاریخ تبدیل کر کے پہلے ۱۲ ۲/۵۴ مقرر کی گئی ہے۔ اور بہت سی جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دینے کے علاوہ اخبار بدر میں بھی کروایا جا چکا ہے۔ اب دوبارہ یہ اعلان کروایا جاتا ہے کہ ۲/۵۴ ۱۲ کو بروز اتوار امتحان لیا جا رہا ہے۔ دوست زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ اور دوسرے احباب کو بھی شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جماعتوں کو اس بارے میں مناسب ہدایات بھی بھجوائی جا چکی ہیں۔ پرچے انشاء اللہ وقت مقررہ پر بھجوا دیئے جائیں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

کمپنیوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ قیمت مارکیٹ پر۔

(ناظر بیت المال قادیان)

جماعت احمدیہ کے متعلق نشانات

از کرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

ہر مامور و مرسل قوم کا انتہائی ہمدرد و خیر خواہ ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مخاطب ہمیشہ ہی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اخلاق و قوانین کو بالا تر رکھ کر قتل و غارت اور انتہائی مظالم روا رکھنے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار
بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم

ہر مامور و مرسل کا نعرہ یہی ہوتا ہے ظھر الفساد فی البرّ والبحر کی مصداق جب دُنیا کی حالت ہوتی ہے تو اس کے سوا کوئی ملجاء و ماویٰ نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضورؑ کو حضرت نوحؑ کی طرح الہام ہوا اصنع الفلک باعیننا و وحینا (تذکرہ صفحہ ۲۵۳۔ آئندہ حوالے بھی اسی کتاب کے ہی درج کئے گئے ہیں) الٰہی جماعتوں کو مصائب کی چکی میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کبھی ان کا ایمان خالص ہوتا ہے اور ان کے مراتب و اخلاق عالیہ لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور کو بھی قرآن مجید کی یہ آیت الہام ہوئی أحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (ص ۱۱۹) اور بار بار بتایا گیا کہ جس طرح گورنر یمن نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کے لئے فوج کشی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُسے تباہ کیا اسی طرح اعداء اللہ سلسلہ احمدیہ کو اپنی طاقت کے بل بوتے پر نیست و نابود کرنا چاہیں گے لیکن انجام کار خائب و خاسر اور تباہ و برباد ہوں گے (صفحہ ۱۸۱، ۲۳۰، ۶۲۷، ۶۷۹، ۶۸۵) یہ بھی بارہا آپ کو اطلاع دی گئی کہ نمرودی طاقتیں آپ کو اور آپ کے سلسلہ کو تباہ کرنے کے لئے فتنوں کی آگ مشتعل کریں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کو سرد کر دے گا۔ اور انجام کار سلامتی ہوگی۔ مثلاً یہ الہام ہوا قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علیٰ ابراھیم (ص ۴۹) سلام علیٰ ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم (ص ۱۱۰ و ۵۸۶) انت معی وانا معک یا ابراھیم (ص ۲۶۱) انی معک یا ابراھیم (۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء ص ...) کو یہ بھی بتایا گیا کہ غزوۂ احزاب کی طرح اکثریت جماعت احمدیہ کو بوجہ ضعیف اقلیت ہونے کے تباہ کرنا چاہیں گے۔ لیکن ہر ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ ان کو نامراد کرے گا۔ چنانچہ فرمایا۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ ... وقالوا لات حین مناص (ص ۶۷) زیر خط الہام ص ۲۶۴ پر بھی مرقوم ہے اور ص ۶۷۵ پر بھی۔ مؤخر الذکر مقام پر اس سے چند الہامات قبل نصرت ک و قالوا لات حین مناص بھی موجود ہے۔

اب ذیل میں میں ان الہامات کا ذکر کرتا ہوں جو خاص طور پر مغربی پاکستان کے خلاف احمدیت تحریک اور اسکی شکست فاش اور احمدیت کی فتح و کامرانی کے متعلق ہیں۔ یہ میں ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے ہر جگہ قرائن کا ذکر کر دیا ہے۔ جن کی بناء پر وہ میرے نزدیک اس تحریک پر چسپاں ہوتی ہیں۔ بہت سی پیشگوئیاں ذو الوجوہ بھی ہوتی ہیں۔ اور مختلف لحاظ سے متعدد مواقع پر پوری ہوتی ہیں۔

(۱) ۱۸۹۹ء کے الہامات ذیل قابل توجہ ہیں:-
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ انت مع الذین اتقوا۔ وانت معی یا ابراھیم۔ یأتیک نصرتی انی انا الرحمٰن۔ یا ارض ابلعی ماءک وغیض الماء وقضی الامر۔ سلام قولا من رب رحیم۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابہ۔ وویل لھم انّی یؤفکون یعض الظالم علیٰ یدیہ ویوثق وان اللہ مع الابرار۔ وانہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ شاھت الوجوہ۔ انہ من اٰیۃ اللہ وانہ فتح عظیم ...... (ص ۳۲۲)

اس میں بتایا گیا ہے کہ متقیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت ہوگی۔ اور یہ وہ گروہ ہے جن کو حضورؑ کی معیت حاصل ہے۔ یا ارض ابلعی ماءک۔ غیض الماء سے یہ نہ سمجھا جائے کہ طوفان نوحؑ کی طرح کا حقیقی طوفان مراد ہے۔ اس کی مزید تشریح آگے آجائے گی یہاں اتنا ذکر کر دینا کافی ہے کہ یہاں حضورؑ کو ابراہیم کے نام سے پکار کر نصرت ملنے کا اور یا ارض ابلعی کا ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ فتنہ انگیزی کا طوفان مراد ہے۔ چنانچہ حضور بھی اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: "اے زمین اپنے پانی کو یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا" (ص ۳۲۳) قرائن حسب ذیل ہیں (اول) جماعت احمدیہ پر ایسی مصیبت آئے گی جو ایک طرف حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے والے واقعہ سے مشابہ ہوگی اور دوسری طرف طوفان نوحؑ کی مثیل ہوگی۔ کہ بظاہر مردہ بیں نجات کے ظاہری اسباب مفقود تھے اور صرف مخالف اسباب ہی موجود تھے۔ اور حضرت نوحؑ کی طرح جماعت پکار اُٹھے گی لا عاصم الیوم الا اللہ ؟

جیسے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

اور یہ حالت جماعت احمدیہ پر پہلی دفعہ اور صرف اس دفعہ ہی وارد ہوئی (دوم) انا تجالدنا .... اسبابہ میں بتایا کہ دشمن کو اسباب میسر ہوں گے۔ لیکن ہم تلوار سے لڑائی کریں گے۔ تو دشمن مغلوب ہو جائے گا۔ اور اس کے اسباب منقطع ہو جائیں گے۔ تجالدنا باب تفاعل سے ہے جس میں ایک فعل میں مقابل فریق کی شرکت بھی پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلافِ احمدیت تحریک میں دشمن اسلحہ سے نقصان پہنچانا چاہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسلحہ کے بالمقابل استعمال سے ان کو خائب و خاسر کر دیگا اسلحہ کے ساتھ صرف اس دفعہ ہی دشمن احمدیوں پر جمعیت کے رنگ میں حملہ آور ہوا اور مارشل لاء کے نفاذ سے اسلحہ سے ہی مغلوب ہوا۔ (سوم) یعض الظالم میں بتایا کہ بعد ازاں دشمن کی حالت حسرتناک ہوگی۔ کیونکہ ان کی سکیم فیل ہوگی۔ اور احمدیوں کے لئے یہ فتح عظیم ہوگی۔ بانیانِ تحریک کے مقید کئے جانے اور باوجود ہر قسم کے پراپیگنڈے کے سوائی نہ پانے کے اور مجلس احرار کے خلاف قانون قرار دیئے جا کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے سے ہر دو امور کا علم ہوتا ہے (چہارم) یہ بتایا گیا کہ مخالف ظلم و تعدی سے کام لیں گے۔ ظالم تعدی سے وہی کام لے سکتا ہے جس کو زیادہ قوت و طاقت حاصل ہو۔ ویوثق اور ان کو باندھ دیا جائے گا۔ یعنی قید ہو جائیں گے۔ احمدیت کے خلاف بیسیوں تحریکیں اُٹھیں لیکن جس طرح اس دفعہ تمام بانیانِ فتنہ گرفتار کئے گئے اور ان کے لئے حسرت کے سامان ہوئے اور فانقطع العدو واسبابہ کے مطابق مجلس احرار کے تمام دفاتر پر حکومت نے قبضہ کر لیا یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ (پنجم) شاھت الوجوہ کے مطابق فوج کی گولیوں سے ان کے منہ بگڑے۔ وجوہ سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ سردارانِ تحریک۔ ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور نامناسب نرمی دکھانے والے لیڈروں اسمٰعیل صاحب چندریگر گورنر پنجاب اور خواجہ ناظم الدین صاحب وزیر اعظم سے ایسا ہی سلوک ہوا۔ شاہت الوجوہ کے الفاظ آنحضرت صلعم نے بدر کے موقعہ پر فرمائے تھے۔ اس وقت بھی دشمن اکثریت میں تھا۔ اور مسلمان قریباً بے سروسامان تھے۔

(۲) ۷ راگست ۱۹۰۱ء کے قریب "انا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر۔ لا یُبدی الآیدی۔ انا افانز لنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ فتح وظفر۔ انی امواج موج البحر۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ انا ارسلنا الیک شواظا من نار قد ابتلی المؤمنون۔ ثم یرد الیک السلام۔ وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (ص ۳۵۸ و ۳۵۹)

ترجمہ۔ ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے۔ پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔ اللہ میں ہی ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ ہم جب کسی قوم کی حدود میں اُترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے جو باوجود ڈرانے کے ڈرے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔ (راسدن) کھلی کھلی فتح ہوگی اور کامیابی ہوگی۔ میں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ہم تیری طرف (آزمائش کی) آگ کے شعلے بھیجیں گے۔ مومن ضرور ماتبلاء میں ڈالے جائیں گے۔ پھر تیری سلامتی لوٹائی جائیگی اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور تمہارے لئے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

اس میں قرائن حسب ذیل ہیں:-
(اول) انا اعطینٰک الکوثر یعنی کثرت عطا کئے جانے کا وعدہ دینے میں یہ اشارہ ہے کہ اقلیت میں احمدیوں کے ہونے کے باعث فتنہ برپا ہوگا (دوم) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے استعانت منع کر کے بتایا کہ غیر اللہ سے استعانت ممکن نہ ہوگی اس لئے صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہوگا۔ اور اسی سے استعانت کرنی ہوگی۔ لا یبدی الا یدی میں اس کا مزید تکرار کیا ہے اس میں مذکورہ بالا الہامات ۱۸۹۹ء کی تائید ہوتی ہے۔ کہ اس وقت احمدی بے سروسامان اور بے کس ہونگے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے جانے کے وقت یا طوفان نوحؑ کے وقت لوگ تھے۔ اور یہ حالت احمدیوں کو پسند نہ ہوگی لیکن اسی میں بہتری ہوگی۔ چنانچہ اس سے احمدیت کی بہت شہرت ہوئی اور احمدیوں کے عزم و استقلال کو بھی۔ اور بے شمار سعید روحیں تحقیق کی طرف مائل ہوئیں۔ (سوم) انا انزلنا .... المنذرین کے الفاظ آنحضرت صلعم نے اس وقت فرمائے تھے جب آپؐ خیبر میں تشریف لے گئے اور یہود کو مفتوح کیا اس میں جہاں مخالفین کی زبوں حالی کا ذکر ہے وہاں

یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ فوج سے مخالفین کو پالا پڑے گا۔ اور آگے صاف الفاظ میں انی مع الافواج اتیك بغتةً کا ذکر فرمایا۔ یہاں پر احمدی افواج مراد نہیں۔ کیونکہ انا اعطینك الکوثر میں آئندہ کثرت دینے کا وعدہ ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کو مکہ میں انا اعطینك الکوثر کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس وقت مسلمان انتہائی قلت اور مظلومیت اور بے سروسامانی کی حالت میں تھے۔ اس لئے یہاں بعد ازاں فاصبر۔۔۔ اولوا العزم یعنی صبر کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔

(چہارم) پھر یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن آتشزنی سے کام لے گا۔ اور وہ ہمیں ابتلا میں پڑیں گے اور ان کی سلامتی مفقود ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ سلامتی کے سامان پیدا کر دے گا۔ یہ صرف حالیہ فتنہ میں ہوا۔ کہ مخالفین نے راولپنڈی۔ لاہور وغیرہ مقامات پر مختلف املاک کو آگ لگائی اور احمدیوں کی سلامتی جس طرح مفقود ہوئی اور تمام جماعت کو ختم کرنے کا جو دشمن نے ارادہ کیا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ حضور نے جولائی ١٩٠٥ء کے الہام انی مع الافواج اتیك بغتةً کی تشریح میں ایک اصولی بات بیان فرمادی ہے۔ جو اس الہام کے تعلق میں ہر جگہ کام دے گی۔ حضور فرماتے ہیں۔ "افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں۔ اور ایک جماعت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے۔ اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے۔ تو اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں۔ جب تک مقابل کی طرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی" (ص ٣٨٢)

(٣) نمبر ٢ میں مذکورہ الہامات کے بعد قریب کے عرصہ میں ٧ ستمبر ١٩٠٥ء کے متعلق مرقوم ہے "حضرت کو کل دو پہر کے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔ انی مع الامراء اتیك بغتةً" (ص ٢٦٢) ترجمہ میں امراء کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا) گویا کہ یہ نمبر ٢ والے الہامات کے تعلق میں ہے۔ جس پر قرینہ یہ ہے کہ الافواج کی جگہ الامراء کا لفظ رکھا گیا ہے۔ باقی الفاظ وہی ہیں۔ اور ایک ہی وقت میں بار بار الہام ہونے سے مراد اس کی خاص اہمیت کا ہونا ہے۔ چنانچہ حالیہ فتنہ میں جہاں افواج کے ذریعہ اچانک لاہور پر مارشل لا لگایا گیا۔ وہاں چند روز بعد الامراء یعنی پاکستان کے ارباب حل و عقد خواجہ ناظم الدین صاحب وزیر اعظم اور نیز وزیر داخلہ اچانک ہوائی جہاز پر کراچی سے لاہور پہنچے اور وزیر اعلیٰ پنجاب ممتاز دولتانہ کی حکومت کو جو اس فتنہ کو شہ دے رہے تھے ختم کر دیا۔ اور فیروز خاں نون جو اس وقت مشرقی بنگال کے گورنر تھے وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ یہ سب کچھ بغتةً ہوا۔ اور احمدیہ جماعت کی تائید میں ہوا۔ اور ١ و ٢ کے الہامات کے ساتھ ملانے سے اس کا یہ مطلب ہوا کہ جب مدد کا کوئی سامان سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ رہیگا۔ احمدی اقلیت میں ہوں گے۔ ان کے املاک کو نذر آتش کیا جاتا ہوگا۔ بلکہ ان کی سلامتی مفقود ہوگی۔ تو افواج اور بعد ازاں امراء کی اچانک آمد اور سلامتی کے سامان پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

(٤) ستمبر کے الہامات کے قریب کے عرصہ میں یعنی نومبر ١٩٠٥ء کو جو الہامات ہوئے ان میں ٣ میں مندرج ہیں۔ وہ مختلف امور کے متعلق پیشگوئیوں پر درج ہیں حالیہ فتنہ کے متعلق ان کا ذیل کا حصہ ہے۔

"انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔ وجعلوا یشهدون علیه ویسیلون کماء منهمر۔ ان حبی قریب مستتر۔ پھر چند الہامات کے بعد مرقوم ہے "ام یقولون نحن جمیع منتصر سیهزم الجمع ویولون الدبر (ص ٢٦٧ و ص ٢٦٨) ترجمہ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذاب اور اکڑباز ہے اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اس پر گر پڑے۔ اس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

(اول) ان کا قافیہ میں متفق ہونا بتاتا ہے کہ ایک ہی موقعہ سے متعلق ہیں۔ (دوم) سورۃ القمر کی زیر خط آیات ہیں۔ وہاں ذکر آتا ہے کہ قوم ثمود نے اپنے نبی کو کذاب اشر کہا۔ قوم ثمود۔ قوم لوط اور آل فرعون کی تباہی کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اکفارکم خیر من اولئکم ام لکم براءة فی الزبر۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر سیهزم الجمع ویولون الدبر۔ کہ کیا تمہارے کفار ان تباہ کئے جانے والی اقوام سے زیادہ بہتر ہیں یا تمہارے لئے ان صحیفوں میں برئیت ہے۔ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم بدلہ لینے والی جماعتیں ہیں عنقریب اس مجمع کے لوگ بھاگ جائیں گے۔ اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔ اس وقت احمدیوں کی حالت یوں ہوگی۔ گویا ان کا کوئی حامی و ناصر نہیں۔ لیکن جلد مدد کے سامان پیدا ہو جائیں گے یہی مطلب ان حبی قریب مستتر کا ہے۔

نمبر ٢ اور ٣ کے الہامات کی مزید تشریح ہے۔ کہ جن میں قرائن تو موجود تھے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اکثریت ہنگامہ آرا ہوگی۔ لیکن کھلے الفاظ میں صرف یہاں پہلی بار اس تعلق میں الہام ہوا ہے کہ اکثریت کے بل بوتے پر فرعونیت مزاج گروہ نقصان پہنچانا چاہیں گے۔ اور ان کا انجام یوں ہوگا۔ چنانچہ ظاہر ہے یہی مجمع لاہور اور راولپنڈی وغیرہ میں افواج کے سامنے بھاگے اور ہزیمت ان کے حصہ میں آئی۔

(چہارم) چند الہامات بعد میں انہی مضامین کا تکرار کرتے ہوئے ایک زائد امر اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا جو اربعین نمبر ٣ میں ہی یوں درج ہے۔

"خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اسی طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (ص ٢٧١ تا ٢٧٢) لا یعلم جنود ربك الا هو کے مطابق رب الافواج اللہ تعالیٰ ہے۔ پہلے الہامات میں افواج کے اچانک لانے کا ذکر تھا یہاں پھر بتایا کہ وہ ایسا فتنہ ہوگا کہ افواج کے بغیر فرو نہ ہو سکیگا۔ جیسے حضرت یوسفؑ نے قیدی کو کہا اذکرنی عند ربك رب سے مراد بادشاہ ہے۔ یہاں بھی رب الافواج سے مراد وہ حاکم ہو سکتا ہے جس نے افواج بھجوائیں پھر یہاں اس زائد امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیحؑ کو تو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور خود ایک حواری نے رشوت لیکر گرفتار کروایا۔ لیکن یہاں جماعت احمدیہ کی اعانت کے لئے افواج کے بھجوائے جانے کا ذکر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ١٩٤٤ء میں الہام ہوا۔ "انا المسیح الموعود مثیله وخلیفة"۔ سو یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ مسیح ناصری کے بالمقابل اس وقت کے مثیل مسیح کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیگا۔ نیز یہاں بھی آگ کا ذکر ہے کہ اس ذریعہ سے لوگ احمدیوں کو خوفزدہ کرینگے غلام بلکہ غلاموں کی غلام بھی ثابت ہوئی کہ فوج نے بھاری جرمانے کر کے نقصان کے معاوضے دلائے۔

سابق نائب امیر سونگھڑہ عبد الخالق صاحب مرحوم!

مولوی سید عبد الخالق صاحب مرحوم جو کہ ایک متقی، پرہیزگار، تہجد گذار، موصی اور سلسلہ کے مالی اور جانی خدمت کرنے والے سابق نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ٩ رجنوری ١٩٥٦ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سونگھڑہ کا ایک گوہر پوشیدہ ہو گیا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ گھربار فروخت کر کے دار المسیح میں ڈیرہ ڈالیں اور تمام دنیاوی جھنجھٹ سے الگ تھلگ رہ کر درویشان قادیان کی صحبت میں بقیہ زندگی گذاریں۔

یوں تو آپ کی زندگی میں بہت سی باتیں دینداری اور تقویٰ شعاری کی پائی جاتی ہیں۔ یہاں صرف ایک ہی واقع کی طرف اشارہ کر دینا مصلحت سمجھتا ہوں۔

ان کے برادر نسبتی نے ان پر مقدمہ دائر کر دیا۔ مقدمہ اپنی پہلی بیوی کے مہر کے متعلق تھا۔ مولوی سید انعام الرسول صاحب مرحوم مولوی سید محمد احمد صاحب برادر نسل امیر اور دوسرے بزرگوں نے جو کچھ فیصلہ کیا اس پر باوجود نقصان کے مرحوم راضی ہو گئے۔ مگر ان کے برادر نسبتی نے نہ مانا اور جماعت کے فیصلہ کے خلاف جماعت سے نکل کر سرکاری عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ مقدمہ نے طول کھینچا برسوں چلا۔ ان کے برادر نسبتی نے (جو اب تائب ہو کر جماعت میں آگئے ہیں) خود بھی مالی نقصان اٹھایا۔ اور اس سے مرحوم کو بھی بہت سی مالی تکالیف ہوئیں ان کے برادر نسبتی اپنی بقیہ جائداد کو فروخت کرنے پر مجبور ہوئے۔ اور تقریباً تمام جائیداد ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ لیکن مرحوم آخری وقت تک سچائی پر قائم رہے۔ اور باوجود وکلاء اور بہی خواہوں کے مشورہ اور مالی منفعت کے لالچ سے سچائی کو نہ چھوڑا۔ آخر خدا نے انہیں عجیب طرح کی کامیابی عطا کی۔ اور جماعت کے فیصلہ سے بڑھ چڑھ کر ان کو مالی فائدہ ہوا۔ مرحوم مجھ سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ گو میرے قریبی رشتہ دار نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور بہشت النعیم میں جگہ دے۔ آمین۔

جملہ احمدی احباب بالخصوص سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ اس درویش صفت بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

خاکسار سید یعقوب الرحمٰن عفی اللہ عنہ سمبلپور۔ اڑیسہ

میں نہیں کہہ سکتا کہ اس المناک حادثہ میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے

جس وقت میری ٹرین ٹکرائی میں صبح کی نماز پڑھ رہا تھا

کراچی واپس پہنچنے پر وزیر خارجہ پاکستان چودھری ظفر اللہ خاں کا بیان

کراچی ۱۷ر جنوری۔ کراچی سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر جمپیر اور بورا آباد کے درمیان پاکستان میل کے لرزہ خیز حادثہ کے سلسلہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے جو خود بھی اس گاڑی میں سفر کر رہے تھے ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے اس حادثہ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں نہیں بتا سکتا کہ کس قدر لوگ ہلاک ہوئے ہوں گے۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے بتایا کہ جب یہ المناک حادثہ پیش آیا تو اس وقت میں اپنے ڈبہ میں صبح کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک زبردست جھٹکا لگنے پر میں خود کو قابو میں نہ رکھ سکا اور گر پڑا۔ بعد ازاں میں بمشکل ڈبہ کے دروازہ سے نیچے اترا۔ اور دیکھا کہ گاڑی کے اگلے پانچ ڈبوں میں آگ لگ رہی ہے۔ میں نے ریلوے ملازمین سے کہا کہ وہ ڈبوں کو جلد ایک دوسرے سے الگ کر دیں۔ چنانچہ ڈبوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا گیا۔ ان میں میرا ڈبہ اور وہ ڈبہ جس میں میرا سامان تھا بھی شامل تھے۔ سامان والا ڈبہ ایک چھوٹے سے پل پر کھڑا ہوا تھا۔ آگ بعد میں وہاں تک بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس حادثہ میں کس قدر لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جن ڈبوں میں آگ لگی ان میں کچھ مسافر تو نکلنے سے معذور رہ گئے ہوں گے

ٹرین مسافروں کو لیکر کراچی چھاؤنی اسٹیشن پر پہنچی۔ لوگ اپنے عزیز و اقارب کی خیریت جاننے کے لئے دوڑ پڑے۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پلیٹ فارم اور درمیانی پلوں پر لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے چودھری ظفر اللہ خاں بھی اس گاڑی سے کراچی پہنچے۔

پریس نوٹ

آج کے اس حادثہ کے سلسلہ میں شمالی ریلوے کی طرف سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جمپیر اور بورا آباد پر پاکستان میل گاڑی کے ایک ڈبے سے ٹکرا گیا۔ جو پہلے ہی سے پٹڑی سے اتر گیا تھا۔ اور اس ڈبہ میں پٹرول کا ٹینک نصب تھی۔ زبردست جھٹکے کی وجہ سے پٹرول کی ٹنکی پھٹ گئی اور اس سے آگ پکڑ لی۔ چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی اس سے ڈبے میں آگ لگ گئی۔ اور ڈبے پوری طرح جل گئے۔ جاں بحق شدگان کی تعداد کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ کیونکہ آگ سے شعلوں نے ہلاک شدگان کی تعداد جاننے کے کام کو دشوار بنا دیا ہے۔

جیسے ہی اس حادثہ کی اطلاعات ادھر ادھر پہنچیں۔ کراچی اور کوٹری سے ریلیف گاڑی جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جائے حادثہ پر ایک بھی مسافر موجود نہیں ہے۔ آٹھ دو بجکر چالیس منٹ پر ایک ریلیف

عدالتی بیان صفحہ ۶ سے آگے

سوال:۔ اس جمہوریہ میں کفار کی کیا حیثیت تھی کیا وہ قانون سازی اور نظم ونسق میں حصہ لے سکتے تھے اور کیا وہ ایسے عہدوں پر مامور ہو سکتے ہیں جن کا تعلق انتظامی ذمہ داریوں سے ہو۔

جواب۔ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اسلامی جمہوریہ میں مسلمانوں اور کفار میں مستقل جنگ ہوتی رہی اسلامی جمہوریہ میں مفتوح کفار نے وہی حقوق حاصل کئے جو مسلمانوں کے تھے۔ ان دنوں اس شکل میں منتخب مجلس قانون ساز نہیں تھیں جیسی آجکل ہمارے زمانے میں ہیں۔

سوال:۔ کیا رسول اکرم کے زمانے میں کوئی علیحدہ عدلیہ تھی۔

جواب:۔ ان دنوں میں اعلیٰ ترین حاکم عدلی خود رسول اکرم تھے۔

سوال:۔ کیا آپ کے نقطۂ نظر کے مطابق مذاہب لوگوں کو سزا دے کہ جن کی رائے مذہب کے متعلق غلط تھی دیانت داری پر مبنی تھی۔

جواب:۔ میری رائے میں سزا دینے کا معیار رائے کی دیانت داری پر مبنی ہوگا۔ رائے کی سچائی پر نہیں

سوال۔ کیا کسی اسلامی ریاست کی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو قرآن مجید اور سنت نبوی کے تمام قوانین ماننے پر مجبور کریں جن میں وہ قوانین بھی شامل ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔

جواب:۔ اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہے اور کوئی شخص صرف انہیں گناہوں کے لئے جواب دہ ہے جنہیں وہ خود کرتا ہے۔ اس لئے کسی اسلامی ریاست میں کوئی شخص قرآن مجید اور سنت کے قوانین کی خلاف ورزی کرے تو وہی اس کا جواب دہ ہے۔

جمعرات کا بیان

جمعرات کو جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بیان دوبارہ جاری ہوا تو عدالت نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے کل کہا تھا کہ گنہگار کی جواب دہی انفرادی ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ میں ایک اسلامی ریاست کی مسلمان رعایا ہوں میں ایک دوسرے شخص کو دیکھتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا کام کر رہا ہے جو قرآن مجید اور سنت کے منافی ہے کیا یہ میرا مذہبی فرض ہے کہ اسے اس خلاف ورزی سے منع کروں مذہبی فرض کا یہ مفہوم ہے کہ میں اسے اگر منع نہ کروں تو میں خود گنہگار ہوں گا۔

جواب۔ آپ کا فرض صرف یہ ہے کہ اس شخص کو مشورہ دیں۔

سوال۔ اس صورت میں بھی کہ صاحب امر ہوں؟

جواب:۔ اس صورت میں بھی آپ کے مذہبی فرض کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ آپ اسے روکیں۔

سوال۔ اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا میرا یہ فرض ہوگا کہ میں ایسے دنیاوی قانون بناؤں جو ایسی خلاف ورزیوں کو قابل تعزیر بنائے۔

جواب:۔ جی نہیں۔ آپ کا یہ مذہبی فرض نہیں ہوگا جبکہ ایسا قانون بنانا آپ کے اختیارات تمیزی کے حدود میں ہوگا۔ (ناتمام)

خدا تعالیٰ کی مساجد کی تعمیر

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ حضور فرماتے ہیں۔ تمہیں اپنی کمزوری کے اوقات میں کئی دفعہ خیال آتا ہوگا کہ فلاں نے کیسا اچھا مکان بنا لیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارا کوئی مکان نہیں۔ یا اگر تمہارے ہمسائے نے کوئی اچھا سا کمرہ بنا لیا ہے تو تم سمجھتے ہو۔ کہ ہمارا بھی کوئی ایسا ہی کمرہ بن جائے تو کیا اچھا ہوگا۔ مگر وہ تو تمہاری محض خواہشات ہوتی ہیں۔ اور یہ وہ وعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت کیا۔ کہ اگر تم میرے لئے دنیا میں گھر بناؤ گے تو میں بھی تمہارے لئے آخرت میں گھر بناؤں گا۔ (دیکھیں الفضل تحریک جدید قادیان)

فہرست وصولی چندہ مساجد مئی تا دسمبر ۱۹۵۲ء

نام	رقم
طرفہ میزان	-/۱۲/۱۵۷۲ روپے
۱۔ بابا مولا بخش صاحب قادیان	۲/-/-
۲۔ محمد احمد صاحب گجراتی "	۱/۸/-
۳۔ برادر " " " "	۱/-/-
۴ صدیق امیر علی صاحب ہوگی	۱۱/-/-
۵۔ جماعت احمدیہ بینگاڈی	۱۲/-/-
۶۔ " " کنانور	۶/۱۲/-
۷۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	۸/۷/۶
۸۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد	۴۲/۲/-
۹ " " سکندرآباد	۳۹/۱۴/-
۱۰۔ سید محمد جعفر صاحب شموگہ	۱۰/-/-
۱۱۔ جماعت احمدیہ سری پار	۳/۸/-
۱۲ کالے خان صاحب سری پار	۱/-/-
۱۳۔ خلیل الدین صاحب "	۲/-/-
۱۴ اہلیہ بھائیا بہادر خان صاحب قادیان	۱/-/-
۱۵۔ فاطمہ شکیلہ بیگم ٹیلی چری	۳/-/-
۱۶ مسٹر ایم کنہا مو صاحب "	۱۰/-/-
۱۷۔ جماعت احمدیہ رانگاٹو	۱۸/-/-
۱۸ " " یادگیر	۵/-/-
۱۹۔ عبدالرزاق صاحب گونڈہ	۵/-/-
۲۰۔ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ	۲/۲/-
۲۱۔ " " شورت	۵/۴/-
۲۲۔ امۃ الحی بیگم یادگیر	۵/-/-
۲۳۔ ایس۔ اے سلطان احمد صاحب چک سکی	۴/۱۰/-
۲۴۔ جماعت احمدیہ سری نگر	-/۱۴/-
۲۵۔ عبدالرحمٰن صاحب آسنور	۵/-/-
۲۶۔ سہیلہ خاتون صاحبہ بھاگلپور	۵/۵/-
۲۷ شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قادیان	۱۰/-/-
۲۸۔ جماعت احمدیہ قادیان وبذریعہ محصل صاحب	۱۸/۱۴/۹
۲۹ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ قادیان	-/۸/-
۳۰۔ جماعت احمدیہ جمشید پور	۱/۸/-
۳۱۔ سکندر خان صاحب قادیان	۵/-/-
۳۲۔ بابا محمد الدین صاحب قادیان	-/۱۴/-
۳۳۔ عبداللطیف صاحب حیدرآباد	۱۳/-/-
۳۴۔ قریشی محمد یونس صاحب بریلی	۳/۷/۸
۳۵۔ ڈاکٹر رفیع الدین صاحب فیض آباد	۱/۸/-
کل میزان	۱۹۵۱/۱۰/۶

تحقیقاتی عدالت کے روبرو چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

نوٹ :- یہ بیان الجمعیۃ دہلی مورخہ ۴ ۲ر جنوری ۱۹۵۴ء سے نقل کیا گیا ہے (ایڈیٹر)

لاہور - ۲۱ر جنوری - وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خان نے یہاں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا کہ انجمن احمدیہ ایجی ٹیشن کے دوران میں برابر اس وقت کے وزیر اعظم سے کہتا رہا کہ میں مختصر ترین مدت کے نوٹس پر استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہوں۔

عدالت میں مجلس احرار کی طرف سے وزیر موصوف پر جو جرح ہو رہی تھی اس کے دوران انہوں نے بتایا کہ میں نے خواجہ ناظم الدین کو جو اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم تھے پیش کش کر دی تھی کہ اگر آپ پر استعفیٰ ہو جانا ضروری سمجھیں تو میں اس کے لئے بالکل تیار ہوں۔

چوہدری ظفر اللہ نے عدالت کو بتایا کہ ایجی ٹیشن کے دوران کئی آدمیوں نے انہیں بھی مشورہ دیا کہ آپ وزارت خارجہ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیں موصوف نے یہ بھی بتایا کہ انہیں کسی بیرونی ملک سے اس قسم کا کوئی مشورہ نہیں موصول ہوا تھا۔ کہ آپ پاکستان سے چلے آئیں"

وزیر خارجہ پاکستان پر سب سے پہلے جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر نعیم احمد خان نے جرح کی۔ ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ انہوں نے کبھی پاکستان کابینہ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرائی تھی کہ ان کے فرقہ کے ساتھ برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور اگر جواب اثبات میں ہو تو اسے بیان کیا جائے چوہدری ظفر اللہ خان نے جواب دیا کہ ہو سکتا ہے کہ میں نے ایجی ٹیشن کے بعض پہلوؤں پر کابینہ کی توجہ منعطف کرائی ہو۔ لیکن میں نے کابینہ سے کبھی بھی یہ نہیں کہا ہوگا کہ —— اس فرقہ کو ایک اہم مسئلہ بنا کر اس پر غور کیا جائے۔

سوال - کیا مسٹر لیاقت علی خاں مرحوم کے عہد میں آپ نے کبھی کابینہ کے کسی اجلاس میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ آپ کی جماعت کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔

جواب :- اس کے متعلق میرے حافظہ میں کوئی بات نہیں ہے۔

سوال : - خواجہ ناظم الدین نے اپنے بیان میں یہ بتایا ہے کہ قائد ملت مرحوم کے زمانہ میں آپ نے کابینہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی کہ تین قادیانی قتل کر دیئے گئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب :- میری یادداشت مجھے یہ بتاتی ہے کہ اس سلسلہ میں یا کوئی اور معاملہ تھا میں نے موجودہ گورنر جنرل پاکستان (جو اس وقت وزیر مالیات تھے) سے کچھ کہا تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان دنوں میں اور وہ کسی بیرونی ملک میں تھے - اور شاید انہوں (وزیر مالیات) نے واپس آکر اس وقت کے وزیر اعظم سے اس کا ذکر کیا تھا۔

سوال - کیا آپ کو اس کا علم ہے کہ ۷ ریا ۸ ر اگست کو پاکستان کابینہ کے اجلاس میں اینٹی قادیانی ایجی ٹیشن پر بحث ہوئی؟

جواب - ان دنوں کراچی میں میری موجودگی میں کوئی اجلاس نہیں ہوا - اگر کراچی میں میری موجودگی میں کوئی اجلاس ہوا ہو - تو مجھے اس میں شریک نہیں کیا گیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے ایجی ٹیشن کے بعد اپنے بعض رفقائے کار کے اجلاس طلب کئے لیکن مجھے ان اجلاسوں میں شرکت کا نوٹس نہیں دیا گیا۔

سوال - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو ان اجلاسوں میں کیوں شریک نہیں کیا گیا۔

جواب :- اس کا اختیار وزیر اعظم کو ہوتا ہے کہ وہ اپنے جن رفقائے کار کو چاہیں ان کو کسی اجلاس میں طلب کریں۔

سوال - کابینہ کے جن اجلاسوں میں آپ شریک نہیں ہوئے کیا ان کے بعد ۷ ریا ۸ ر اگست کو کوئی اجلاس ہوا جس کی صدارت بھی آپ نے کی؟

جواب :- کراچی میں میری موجودگی کے دوران اگر وزیر اعظم کابینہ کے کسی اجلاس کی صدارت نہیں کرتے تو مجھ کو ہی ان کی صدارت کرنا پڑتی ہے۔

مذہبی پروپیگنڈا

سوال - جب خواجہ ناظم الدین علیل تھے تو کیا کابینہ کے کسی اجلاس کی آپ نے صدارت کی۔ اور اس میں کچھ اہم فیصلے کئے گئے

جواب - ممکن ہے ایسا ہوا ہو۔

سوال - کیا براہ کرم آپ بتا سکتے ہیں کہ ان اجلاسات میں کن معاملات پر بحث ہوئی؟

جواب :- اس سلسلہ میں جو کچھ مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے کوئی اعلان تھا جس پر اجلاس میں بحث ہوئی - چونکہ خواجہ ناظم الدین صاحب کی طبیعت ناساز تھی اسلئے ان کا سیکرٹری میرے پاس آیا۔ اور یہ کہا کہ کابینہ کا اجلاس ہے - مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ کوئی سرکاری اعلان زیر بحث آئے گا - اور اعلان سے آپ
مجھے نہیں معلوم کہ اعلان کا مسودہ کس نے تیار کیا تھا

سوال - کیا جہانگیر پارک میں تقریر کرنے سے قبل آپ خواجہ ناظم الدین سے ملے تھے؟

جواب :- جی ہاں - اس ملاقات میں خواجہ صاحب نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ کچھ لوگوں کو جلسہ میں میری شرکت پر اعتراض ہے۔

سوال :- کیا خواجہ صاحب نے آپ سے آپکی تقریر کے متعلق جو آپ جلسہ میں کرنیوالے تھے کچھ کہا تھا۔

جواب :- انہوں نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ جلسہ میں تقریر نہ کرنا میرے لئے بہتر ہوگا۔

سوال :- ان کے اس مشورہ پر آپ نے کیا کہا؟

جواب :- خواجہ صاحب سے میں نے یہ کہا کہ جلسہ میں میری تقریر کا اعلان کر دیا گیا تھا - اور میرے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہوگی کہ میں اپنے نام کے اعلان کے بعد بھی تقریر نہ کروں۔ اگر نام کا اعلان نہ کیا گیا ہوتا تو میں نے خوشی سے ان کے مشورہ کو قبول کر لیا ہوتا۔

مسلمان اور کافر

سوال :- کیا خواجہ ناظم الدین نے کسی ملاقات کے دوران آپ نے ان سے یہ کہا تھا کہ آپ مذہبی نقطۂ نظر سے ان کو کافر سمجھتے ہیں؟

جواب :- میرے خیال میں خواجہ صاحب سے میں نے کبھی بھی اس قسم کی گفتگو نہیں کی۔ البتہ مذہبی اختلافات کے متعلق کوئی گفتگو کی ہوگی۔

سوال :- خواجہ ناظم الدین نے اس عدالت کے روبرو بیان دیتے ہوئے مندرجہ ذیل باتیں کہی تھیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ایک گفتگو کے دوران مجھ سے یہ کہا تھا کہ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے وہ مجھے کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن سیاسی سماجی اور دوسرے معاملات میں میں ان کے لئے مسلمان "ہوں۔ کیا آپ نے ان سے یہ کہا تھا؟

جواب :- بہت ممکن ہے کہ مذہبی اختلافات کے سلسلہ میں ان کی اور میری جو گفتگو ہوئی تھی اس سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہو۔

اس کے بعد چوہدری ظفر اللہ خان سے (جو عدالت میں جماعت اسلامی کے گواہ کی حیثیت سے بیان دے رہے تھے) یہ کہا گیا کہ ۱۹۴۹ء اگست ۱۹۴۹ء میں آپ نے ایبٹ آباد کی مسجد کے مولوی محمد اسحاق خطیب سے ایک گفتگو کے دوران یہ کہا تھا کہ "مجھے ایک کافر حکومت کا مسلم خادم یا ایک مسلم حکومت کا کافر خادم سمجھا جا سکتا ہے"۔ کیا آپ کو اپنے یہ الفاظ یاد ہیں؟

جواب :- مجھے اپنے اس بیان پر شک ہے میں نے ہرگز یہ نہیں کہا ہوگا۔

فہرست وعدہ جات تحریک جدید

جن جماعتوں اور احباب کی طرف سے ۲۵ر جنوری ۱۹۵۵ء تک وعدہ جات دفتر وکیل المال تحریک جدید قادیان میں موصول ہو چکے ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے ان جماعتوں کی اسم وار فہرست حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھیجی جا چکی ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دوسری فہرست اگلے ماہ کی ۲۰ تاریخ کو بھیجی جائیگی پس جماعتیں اسبات کی کوشش کریں کہ ان کے جملہ وعدہ جات ۲۰ فروری تک دفتر میں پہنچ جائیں۔ تا حضور کی خدمت میں ان کا نام بغرض دعا پیش کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

نام جماعت	وعدہ دفتر اول	وعدہ دفتر دوم	میزان
قادیان	۶۲۸۵/۸/-	۱۸۶۲/۸/۶	۸۱۴۸/-/۶
جے پور	۸۸۹/-/-	۱۲/-/-	۹۰۱/۴/-
سونگھڑا	۲۸۰/۸/-	—	۲۸۰/۸/-
دھینگرولہ	۹۱/۶/-	—	۹۱/۶/-
ٹھلی چوری	۲۴/-/-	۲۰/-/-	۴۴/-/-
سرینگر	۵/-/-	۲۲/۱۰/-	۲۷/۱۰/-
یادگیر	۱۷۰۲/۱۲/-	۱۷۶/۴/-	۱۸۷۹/-/-
پینگاڈی	۲۱۶/۶/-	۵۴۴/۲/-	۸۶۰/۸/-
پٹنہ	۱۰۰/-/-	—	۱۰۰/-/-
فیض آباد	۲۰/-/-	—	۲۰/-/-
آسنور	۱۰/۴/-	—	۱۰/۴/-
اودھے پور کٹیا	۱۶/-/-	۱۱/-/-	۲۷/-/-
امروہہ	—	۱۷/۸/-	۱۷/۸/-
کریل	—	۱۰/۸/-	۱۰/۸/-
گونڈہ	—	۲۷/-/-	۲۷/-/-
ناٹکا گوڑا	—	۶/-/-	۶/-/-
سترا ہٹی	—	۸۳/-/-	۸۳/-/-
یاڑی پورہ	—	۱۶/۸/-	۱۶/۸/-
ہاری پاری گام	—	۲/۸/-	۲/۸/-
چک ایمرچھ	—	۵/-/-	۵/-/-
آرہ	—	۲۸/-/-	۲۸/-/-
موسٰی بنی مائینز	—	۱۳/۸/-	۱۲/۸/

48 -

مختصر اور ضروری خبریں!

نئی دہلی ۲۳ جنوری - مسٹر نہرو نے آج صبح نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بت کی نقاب کشائی کی۔ اس وقت بڑے بڑے لیڈر جو اس تقریب میں موجود تھے نیتا جی زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ مسٹر نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ حسن اتفاق ہے کہ کانگرس کا کھلا اجلاس نیتا جی کے جنم دن پر شروع ہو رہا ہے۔ نیتا جی نے ہندوستان کو صرف "جے ہند" کا قومی نعرہ ہی نہیں بلکہ قومی ترانہ بھی دیا۔ اس وجہ سے کہ ہم سے پہلے نیتا جی اور آزاد ہند فوج نے اس نعرہ اور ترانہ کو اختیار کر لیا تھا۔ آزاد ہند فوج کے سپاہی ہندوستان واپس آئے تو ان سے معلوم ہوا کہ نیتا جی نے جلیل القدر شاعر کے گیت جن گن من کو قومی ترانہ کے طور پر اختیار کر لیا تھا۔

ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد قومی ترانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور جب آزاد ہند فوج کے سپاہیوں نے جن گن من کا ترانہ گایا تو وہ ہمارے دلوں میں اتر گیا۔ یہ کیسا عجیب ترانہ تھا۔ اس کی نغمگی ایسی دلکش تھی کہ اس نے سب کو متاثر کر دیا۔ اور ہماری پارلیمنٹ نے اس کو قومی ترانہ کے طور پر انتخاب کر لیا۔ ممالک خارجہ میں بھی "جن گن من" کو بہت پسند کیا گیا۔

برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے لئے نیتا جی کے دلیرانہ بہادرانہ جو جدوجہد کی تھی اس عہد کی یاد سے مسٹر نہرو بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے ان نمایاں کاموں کا ذکر کیا جو حصول سوراج کے لئے نیتا جی نے انجام دیئے۔

اس سلسلہ میں آزاد ہند فوج کی تنظیم و تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کارنامے کو ہندوستان کی تاریخ میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہوگی۔ آزاد ہند فوج قائم کر کے نیتا جی نے ملک کو ایک نئی راہ دکھائی۔ آزاد ہند فوج کا قیام اتحاد کا ایک پیغام بھی تھا۔ اس لئے کہ اس فوج میں بلا لحاظ ملت و مذہب و نسل کے لوگ شامل تھے اور اس وقت ملک کو اس اتحاد کی ضرورت سب سے زیادہ تھی۔

آزادی سب کا نصب العین تھا جس کے حصول کے لئے اتحاد ضروری تھا۔ اور نیتا جی کی آزاد ہند فوج اسی ضرورت کو پورا کرتی تھی

مسٹر نہرو نیتا جی کی رفاقت کو یاد کر کے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے کہا کہ نیتا جی میرے چھوٹے بھائی کی مانند تھے۔ آج ان کا میرے ساتھ نہ ہونا ایک الم ناک آخرین حقیقت ہے۔ نیتا جی اگرچہ بنگال میں پیدا ہوئے لیکن وہ سارے ہندوستان کے تھے وہ مادر ہند کے محبوب فرزند تھے۔ اگر وہ آج ہمارے ساتھ ہوتے تو ایک نئی راہ دکھاتے۔

مسٹر نہرو نے حاضرین کو جن کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب تھی مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ صرف بڑے لوگوں کی یاد منانا ہی کافی نہیں۔ ہندوستان نے طویل جدوجہد اور قربانیوں کے بعد آزادی حاصل کی ہے۔ اس کا تحفظ کرنا ہے۔ نیتا جی نے جن نظریات کا پرچار کیا تھا۔ لوگوں کو ان پر قائم رہنا چاہیئے۔

خاتمہ تقریر پر مسٹر نہرو نے لوگوں سے جے ہند کا نعرہ لگانے کے لئے کہا۔ حاضرین نے تین بار جے ہند کا فلک شگاف نعرہ لگایا۔ اس تقریب میں مسٹر پنڈت ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبر اور بخشی غلام محمد شریک تھے۔

کراچی ۲۳ جنوری - آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ مغربی پاکستان کے اندرونی علاقوں میں ریل کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے پاکستان میل کے حادثہ کے بعد کراچی اور مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے درمیان ۸۶ گھنٹوں تک سروس کا سلسلہ منقطع رہا۔ آج صبح کراچی سے پشاور جانے والا پاکستان میل اور اس سے قبل پنجاب ایکسپریس جائے حادثہ سے بخیریت گذری۔

ملبہ ہٹانے کا کام ابھی تک جاری ہے۔ لائن کو صاف کرنے اور مرمت کرنے کے لئے ریلوے کے چھ سو مزدور کام کر رہے ہیں۔ پولیس نے ابھی تک اس علاقہ کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ مرنے والوں کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ کیونکہ لاشیں نکالنے کا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ غیر ملکی سفیروں، پاکستانی وزراء اور گورنروں نیز سرکردہ لیڈروں کے تعزیتی پیغامات وصول ہو رہے ہیں اور حادثہ کا شکار ہونے والوں کے لئے چندہ کیا جا رہا ہے۔ دریں اثناء اس حادثہ کا شکار ہونے والوں کے متعلق مزید واقعات معلوم ہو رہے ہیں

ایک پادری کا جذبہ

ایک پادری کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ایک ڈبہ الٹنے سے اس کے ساتھی دب گئے۔ صرف وہ اس پوزیشن میں تھا کہ ڈبے سے باہر نکل سکے۔ وہ مدد کے لئے شور مچاتا رہا۔ جب لوگ اس کے قریب آئے تو اس نے کہا میں تو محفوظ ہوں۔ لیکن میرے ساتھی پھنسے ہوئے ہیں۔ جب تک انہیں نہ نکالا جائے میں باہر نہیں نکلوں گا۔ اس اثناء میں سارا ڈبہ شعلوں کی زد میں آ گیا۔

حسرتناک

ایک ریلوے ملازم نے جو اپنے بھائی کی شادی میں حصہ لینے کے لئے کراچی آ رہا تھا بتایا کہ اس کے بچے اور بیوی زنانہ ڈبے میں تھے۔ کچھ دیر پہلے اس نے اپنے بچے کو کھانا کھلا کر اپنی بیوی کو سونے کے لئے دیا تھا۔ حادثہ کے بعد جب وہ زنانہ ڈبہ کے پاس پہنچا تو ڈبہ جل رہا تھا۔ اور اس کی بیوی بچوں میں سے کوئی زندہ نہ تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا۔ اس کی بیوی پورے تین ماہ تک اس شادی کے لئے تیاری کرتی رہی تھی۔

دہلی کی ایک ضعیفہ

دہلی سے کراچی جانے والی ایک ضعیفہ شعلوں میں گھر گئی۔ مردوں نے اسے بمشکل بچایا۔ اس کے کپڑے بھی جل گئے۔ بالآخر ایک شخص نے اسے کمبل دیا۔ جب وہ ہوش میں آئی تو اس نے کہا میں تباہ ہو گئی۔ میرے پاس صرف یہ دو طلائی بالیاں رہ گئی ہیں۔ انہیں فروخت کر کے میرے کراچی پہنچنے کا بندوبست کرو۔

پندرہ لاکھ روپے کا نقصان

اندازہ ہے کہ اس ریل کے حادثہ میں ۱۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

کلکتہ ۲۳ جنوری - بخشی غلام محمد وزیر اعظم کشمیر نے مقامی کشمیریوں کی انجمن کے ایک جلسہ پذیرائی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان سے کشمیر کا الحاق قطعی اور ناقابل تنسیخ ہے۔ اور کوئی طاقت پاکستان ہو یا اقوام متحدہ اس الحاق کو توڑ نہیں سکتی بخشی غلام محمد نے شیخ عبداللہ کی معزولی اور نظر بندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام سخت مجبوری کی حالات میں افسوس کے ساتھ کرنا پڑا۔ اگر ہم یہ اقدام نہ کرتے تو کشمیر کا حال کوریا سے بھی بدتر ہوتا۔

آپ نے کہا کشمیر کا الحاق ہندوستان سے محض اصولی پر ہی مبنی نہیں بلکہ اس سے کشمیر کا بہترین مفاد وابستہ ہے۔ قوموں، دریاؤں اور سڑکوں سے قوموں کی تقدیریں متعین نہیں ہوتیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایران اور افغانستان بھی پاکستان کا جزو ہوتے۔ کشمیر نے ہندوستان سے الحاق کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وہ اس سے کبھی نہیں ہٹ سکتا۔

درخواست دعا

ہمسائی خاکسار کے دو بھائی عزیزم سید ندر کا نقیب صاحب اور عزیزم سید محمد سرور احمد ایف اے اور بی۔ اے کے امتحانات دینے والے ہیں ہر دو کی اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید فضل عمر کنگی واقف زندگی)